

بزم آخر

یعنی

شہر دہلی کے آخری بادشاہوں کا طریق معاشرت

جس میں حضور سلطان ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی کے زمانے سے ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ اخیر بادشاہ دہلی کے عہد تک ان حضرات کے ظاہر مخفی برتاؤ، عادتیں، رسمیں، خانگی معاملات، طرز معاشرت، دربار اور سواری کے قاعدے، جشن اور نذروں کے قرینے، میلوں کے رنگ، تماشوں کے ڈھنگ، عرسوں میں دربار کے قاعدے، زنانہ میلوں میں عورتوں کی بات چیت، مع تصاویر سواری، دربار اور اسکے متعلق دوسرے آلات

مرتبہ منشی فیاض الدین صاحب مرحوم

بار دوم

۱۹۱۸ء

تعداد ...

حسب فرمائش سید ظہور الحسن، قومی پریس، کٹرہ نظام الملک نزد جامع مسجد دہلی میں چھپی

بزم آخر

یعنی

دہلی کے دو اخیر بادشاہوں کا طریق معاشرت

رباعی

صبح عشرت کی شام ہوتی ہے | بزم آخر تمام ہوتی ہے
ہاں اجل آج آجو آنا ہے | انجمن اختتام ہوتی ہے

یوں تو خود ہی دُنیا ایک عبرت نامہ ہے جو صبح و شام کی نیرنگی سے ہر وقت اور ہر روز زمانہ کا انقلاب دکھاتی رہتی ہے۔ لیکن بعض عبرتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اُن سے صاحب ہوش، ہوش پکڑتے اور اپنی آئندہ بہتری و بدتری کا شگون لیتے ہیں۔ نہیں نہیں بلکہ دُنیوی واقعات کو کامل اور سچی پیشین گوئی تصور فرما کر اُسی سے ہونہار نتیجے نکالتے ہیں چنانچہ جنکی طبیعتوں میں خدا تعالے نے یہ صلاحیت اور جوہر لطیف پیدا کیا ہے وہ کھیل میں سے بھی ایک نہ ایک کام کی بات حاصل کر لیتے ہیں بقول سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ۔

قطعہ

نگویند از سر بازیچہ حرفے	کزاں پندے نگیرد صاحب ہوش
وگر صد باب حکمت پیش ناداں	بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

چونکہ بقا ذاتِ باری کے واسطے مخصوص اور فنا ہمارے لئے ہر دم موجود ہے اِس لئے مناسب ہے کہ زمانہ کتابِ انقلاب کے جو جو ورق اُلٹتا جائے ہم اُسکی ایک ایک نقل اپنے عبرت اور گذشتہ واقعات کی کیفیت معلوم کرنے کی غرض سے اپنے پاس رکھتے جائیں تاکہ ہمیں زمانہ گذشتہ اور آئندہ سے ہر گھڑی ترقی و تنزل کا سبق ملتا ہے اور ہم اپنے اس چند روزہ عروج پر حد سے زیادہ نازاں نہوں۔ بلکہ اُن امور کی اصلاح میں کوشش کریں جنھوں نے پچھلوں کو کہیں کا نرکھا اور اگلوں کے ساتھ بھی شاید ویسا ہی سلوک کریں پس اس لحاظ سے اگر ہم شاہان دہلی کے دو اخیر بادشاہوں کے طریق معاشرت کا ہو بہو ذکر لکھیں جس کے سننے کو ہماری آئندہ نسلوں کے کان ہمیشہ ترستے اور آنکھیں دیکھنے کو پھڑکتی رہینگی تو کچھ بیجا نہیں انکی قوم کے واسطے بھی ایک عمدہ اور دیرپا یادگار ہے

کیونکہ ابھی تک تو بعض بعض اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور
بزرگوں سے سننے والے آدمی موجود ہیں پھر وہ کہاں اور
ہم کہاں؟ کوئی دن کو یہ خواب وخیال ہو کر مٹ جائے گا
لہٰذا مالکان مطبع ارمغان نے یہ کام منشی محمد فیض الدین صاحب
ملازم قدیم جناب والا خطاب صاحب عالم و عالمیان مرزا
محمد ہدایت افزا عرف مرزا الٰہی بخش صاحب مغفور و مبرور
شہزادہ دہلی کے جنھوں نے بچپن سے قلعہ معلی میں ہوش
سنبھالا اور شہزادہ ممدوح کی خدمت میں رہکر بہت کچھ
واقفیت پیدا کی تھی سپرد کیا اور خود بھی بصرف کثیر
کے علاوہ ہر قسم کی مدد پہنچائی چنانچہ ایک عرصہ میں یہ
سارا سامان مع [illegible] سواری دربار و نقول مواہیر وغیرہ
جمع ہو کر دہلی کی بزم آخر مرتب ہوئی سب سے بڑی خوبی
یہ ہے کہ مصنف مذکور نے مکان کے اندر پر سارا بیان
لکھکر ایک ایسی پر اثر تصویر کھینچدی ہے کہ جس سے
ہر ایک پڑھنے والا گویا اسی جگہ بیٹھا ہوا معلوم ہوتا۔
اور ایک ایک بات کو اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہے اگر محلسرائے
کا ذکر ہے تو [illegible] بیگمات [illegible] اور جو

دربار کا موقع ہے تو وہی درباری گفتگو ہو رہی ہے
درحقیقت واقعات کا اس طرح پر بیان کرنا انہیں کا حصہ
ہے یا ہمارے صاحب عالم بہادر مرزا سلیمان شاہ صاحب
بہادر دام اقبالہ واجلالہ یادگار حضور مغفور کی زلہ ربائی کا
تصدق۔ اس اخیر بزم میں حضرت ابو نصر معین الدین
اکبر شاہ ثانی کے زمانے سے لیکر ابو ظفر سراج الدین محمد
بہادر شاہ اخیر بادشاہ دہلی کے عہد تک روزمرہ کے کل
برتاؤ۔ عادتیں۔ رسمیں۔ خانگی معاملات۔ دربار اور سواری کے
قاعدے۔ جشن اور نذروں کے قرینے۔ زنانہ اور مردانہ میلوں
کے رنگ۔ تماشوں کے ڈہنگ۔ تخت نشینی اور مرنے کی
کیفیت وغیرہ نہایت شرح وبسط کے ساتھ درج ہے۔
چنانچہ مضامین ذیل سے ان کل باتوں کا اندازہ ہوسکتا
ہے چونکہ یہ کتاب مصنف نے ہندوستان کے نامی
رئیسوں۔ خاندانی اور شریف لوگوں کے کتبخانوں
میں رکھے جانے کی غرض سے نہایت عمدہ کمال صحت
سے چھاپی ہے۔ اس لئے تمام اہل مطابع کی خدمت میں
التماس ہے کہ وہ اسکے چھاپنے یا دوسری طرز پر کر لینے کی

جرأت نہ فرمائیں ورنہ حکام وقت کی تکلیف دہی اور اپنی سرگردانی کا آپ سبب ہونگے فقط۔



فہرست مضامین بزم آخر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُل سِیرُوا فِی الاَرضِ ثُمَّ انظُرُوا

اللہُ اَکبَر

چمن کے تخت پر جس دن شہِ گل کا تجمّل تھا
ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اک شور تھا غل تھا
خزاں کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں
بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

بادشاہ کے محل کا حال

رات

دیکھو! بادشاہ محل میں سُکھ فرماتے ہیں۔ چپّی والیاں چپّی کر رہی ہیں۔ باہر قصّہ خواں بیٹھا داستان کہہ رہا ہے۔ ڈیوڑھیاں ماموریں (بند ۱۲)۔ اندر حبشنیاں (قوم ولایت)۔ ترکنیاں (قوم ولایت)۔ قلماقنیاں (قوم ولایت) پہرے دے رہی ہیں۔ باہر حبشی قلار (عہدہ)۔ دربان۔ مرٹھے۔ پیادے (سردار پیادہ)۔ سپاہی پہرے چوکی سے ہشیار ہیں۔ لو اب چار گھڑی رات باقی رہی۔ وہ بادشاہی توپ صبح کی دہن سے چلی۔

صبح

چلمچی آفتابے والیوں نے زیر انداز بچھا چلمچی آفتابہ لگایا۔ رومال خانے والیاں۔ رومال۔ پاؤں پاک۔ بینی پاک لئے کھڑی ہیں۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ سب نے مجرا کیا۔ مبارکباد دی۔ طشت چوکی پر سے گئے۔ پھر وضو کیا نماز پڑھی وظیفہ پڑھا۔ اتنے میں توشہ خانے والیاں کمخاب کا بستبقچہ لیکر حاضر ہوئیں۔ پوشاک بدلی۔ دیکھو تو جسولنی کیسے ادب سے ہاتھ باندھے عرض کر رہی ہے۔ جہاں پناہ حکیم جی حاضر ہیں۔ حکم ہوا۔ ہوں یعنی بلاؤ۔ الیو د پردہ ہو گیا۔ آگے آگے جسولنی پیچھے پیچھے حکیم جی منہ پر رومال ڈالے چلے آتے ہیں۔ مجرا کیا۔ نبض دیکھی۔ رخصت ہوئے دواخانے میں سے تبرید کمخاب کے کشتے میں کسی ہوئی۔ اوپر مہر لگی ہوئی آئی۔ دواخانے والی نے سامنے مہر توڑ تبرید بادشاہ کو پلائی۔ بھنڈے خانے والیوں نے بھنڈا تازہ کر کار چوبی زیر انداز بچھا۔ چاندی کے تاش میں لگا دیا۔ کٹورہ تیا۔ ۔ بھنڈے پر رکھ دی۔ بادشاہ نے بھنڈا نوش کیا۔ محل کی سواری کا حکم

محل کی سواری

کہاریاں ہوادار لائیں۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ دیکھو اردابیگنیاں مردانے کپڑے پہنے۔ سر پر پگڑی۔ کمر میں دوپٹے باندھے جریب ہاتھ میں لئے ہوئے۔ اور حبشنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں جریب پکڑے تخت کے ساتھ ساتھ ہیں۔ خواجہ سرائے مورچھل کرتے جاتے ہیں۔ جسولنیاں آگے آگے ہاتھ میں جریب لئے پکارتی جاتی ہیں۔ خبردار رہو۔ خبردار رہو۔ درگاہ میں سواری آئی۔ سلام کیا۔ فاتحہ پڑھی۔ لو اب سواری پھر کر آئی۔ بیٹھک میں داخل ہوئی بادشاہ تیک پر بیٹھے۔ ملکہ دوران اپنی سوزنی پر اور سب بیویاں حرمیں اپنے اپنے درجے سے دائیں طرف بیٹھیں۔ شاہزادے۔ شاہزادیاں اور بیگمات بائیں طرف بیٹھیں۔ جسولنیاں۔ خواجے۔ باہر کی عرض و معروض بادشاہ سے کر رہی ہیں حکم احکام جاری ہو رہے ہیں عرضیاں دستخط ہو رہی ہیں۔ لو! ڈیڑھ پہر دن چڑھا۔ خاصے کی داروغہ نے عرض کیا۔ کرامات خاصے کو کیا حکم ہے؟ حکم ہوا اچھا جسولنی نے خاصے والیوں کو آواز دی۔ بیویو خاصہ لاؤ نعمت خانہ[1] تیار کرو۔

(گول گدّا) (بادشاہ کی معزز بیوی)

(۱) [illegible] کرتے تھے [illegible]

خاصہ

کہاریاں۔ کشمیرنیں دوڑیں۔ دیکھو اہنڈ کُلیا۔ چھوٹے خاصے۔ بڑے خاصے کے خوان سرپرلئے چلی آتی ہیں۔ خوانوں کا تار لگ رہا ہے۔ ایلو! خاصے والیوں نے پہلے ایک ساٹ گز لمبا۔ تین گز چکلا چمڑا بچھایا اُوپر سفید دسترخوان بچھایا۔ بیچوں بیچ میں دو گز لمبی ڈیڑہ گز چکلی۔ چھ گز اونچی چوکی لگا۔ اسپر بھی پہلے چمڑا پھر دسترخوان بچھا۔ خاص خوراک کے خوان مہر لگے ہوئے چوکی پر لگا۔ خاصے کی داروغہ سامنے ہو بیٹھی اسپر بادشاہ خاصہ کھائینگے باقی دسترخوان پر بیگماتیں۔ شاہزادے۔ شاہزادیاں کھانا کھائیں گی۔ لو اَب کھانا چُنا جاتا ہے۔

کھانوں کے نام

چپاتیاں۔ پھُلکے۔ پراٹھے۔ روغنی روٹی۔ برہی روٹی۔ بیسنی روٹی خمیری روٹی۔ نان۔ شیرمال۔ گاؤدیدہ۔ گاؤزبان۔ کلچہ۔ باقرخانی غوصی روٹی۔ بادام کی روٹی۔ پستے کی روٹی۔ چاول کی روٹی گاجر کی روٹی۔ مصری کی روٹی۔ نان پنبہ۔ نان گلزار نان قماش نان تنکی۔ بادام کی نان خطائی۔ پستے کی نان خطائی۔ چھوارے کی نان خطائی

یخنی پُلاؤ۔ موتی پلاؤ۔ نُور محلی پلاؤ (ایجاد نور جہاں)۔ نکتی پلاؤ۔ کشمش پُلاؤ۔ نرگسی پُلاؤ
زمردی پُلاؤ۔ لال پُلاؤ۔ مزعفر پُلاؤ۔ فالسائی پُلاؤ۔ آبی پُلاؤ۔
سُنہری پُلاؤ۔ روپہلی پُلاؤ۔ بیضہ پلاؤ۔ اناناس پُلاؤ۔ کوفتہ پُلاؤ۔
بریانی پُلاؤ۔ چلاؤ۔ سارے بکرے کا پُلاؤ۔ بونٹ پلاؤ۔ شولہ۔
کھچڑی۔ قبولی۔ طاہری۔ تنجن۔ زردہ۔ مزعفر سوئیاں۔
منّ و سلوی۔ فرنی۔ کھیر۔ بادام کی کھیر۔ کدو کی کھیر۔ گاجر کی۔
کھیر۔ کنگنی کی کھیر۔ یاقوتی۔ نمش۔ دودہ کا دلمہ۔ بادام کا دلمہ
سموسے سلونے میٹھے۔ شاخین۔ کھجلے۔ قتلمے۔ قورمہ۔ قلیہ۔
دوپیازہ۔ ہرن کا قورمہ۔ مرغ کا قورمہ۔ مچھلی۔ بورانی۔ رائتا
کھیرے کے دوغ۔ ککڑی کے دوغ۔ پنیر کی چٹنی سمنی۔ آتش۔
دہی بڑے۔ بینگن کا بھرتا۔ آلو کا بھرتا۔ چنے کی دال کا بھرتا۔
آلو کا دلمہ۔ بینگن کا دلمہ۔ کریلوں کا دلمہ۔ بادشاہ پسند
کریلے۔ بادشاہ پسند دال۔ سیخ کے کباب۔ شامی کباب۔ گولیوں
کے کباب۔ تیتر کے کباب۔ بٹیر کے کباب۔ نکتی کباب۔ لوزات کی
کباب۔ خطائی کباب۔ حسینی کباب۔ روے کا حلوا۔ گاجر کا حلوا
کدو کا حلوا۔ ملائی کا حلوا۔ بادام کا حلوا۔ پستے کا حلوا۔
رنگترے کا حلوا۔ آم کا مربا۔ سیب کا مربا۔ بہی کا مربا۔

ترنج کا مُرّبا۔ کریلے کا مُرّبا۔ رنگترے کا مُرّبا۔ لیموں کا مُرّبا۔ انناس کا مُرّبا۔ کڑہل کا مربا۔ بادام کا مُرّبا۔ کگروندے کا مُرّبا۔ بانس کا مربا۔ ان سب قسموں کے اچار۔ اور کیٹرے کا اچار بھی۔ بادام کے نقل۔ پستے کے نقل۔ خشخاش کے نقل۔ سونف کے نقل۔ مٹھائی کے رنگترے۔ شریفے۔ امرود۔ جامنیں۔ انار وغیرہ اپنے اپنے موسم میں۔ اور گیہوں کی بالیں مٹھائی کی بنی ہوئیں حلوا سوہن گری کا۔ پپڑی کا گوندے کا۔ حبشی۔ لڈو موتی چور کے۔ مونگ کے۔ بادام کے پستے کے ملائی کے۔ لوزات مونگ کی۔ دودھ کی۔ پستے کی بادام کی۔ جامن کی۔ رنگترے کی۔ فالسے کی۔ پیٹھے کی مٹھائی۔ پستہ مغزی۔ امرتی۔ جلیبی۔ برفی۔ پھینی۔ قلاقند۔ موتی پاک۔ دربہشت۔ بالوشاہی۔ اندرسے کی گولیاں اندرسے وغیرہ۔ یہ سب چیزیں قابوں۔ طشتریوں۔ رکابیوں پیالوں۔ پیالیوں میں قرینے سے چُنی گئیں۔ بیچ میں سفلدان رکھدیئے۔ اوپر نعمت خانہ کھڑا کر دیا۔ مکھیاں دسترخوان پر نہ آویں۔ مشک۔ زعفران کیوڑے کی بُو سے تمام مکان مہک رہا ہے۔ چاندی کے ورقوں سے دسترخوان جگمگا رہا ہے۔ چلیمچی۔ آفتابہ۔ بیسندانی۔ چنبیلی کی کھلی۔ صندل کی

ٹکیوں کی ڈبیاں۔ ایک طرف زیر انداز پر لگی۔ رومال۔ زانو پوش
دست پاک۔ بینی پاک۔ ایک طرف رومال خانے والیاں ہاتھوں
میں لیئے کھڑی ہیں۔ جسولنی نے عرض کیا۔ حضور خاصہ تیار
ہے بادشاہ اپنی تپک پر چوکی کے سامنے آنکر بیٹھے۔ داہنی
طرف ملکہ دوران۔ اور بیگماتیں۔ بائیں طرف شاہزادے
شاہزادیاں بیٹھیں۔ رومال خانے والیوں نے زانو پوش
گھٹنوں پر ڈالدیئے۔ دست پاک آگے رکھدیئے۔ خاصے
کی داروغہ نے خاص خوراک کی مُہر توڑ۔ خاصہ کہلانا شروع
کیا۔ دیکھو بادشاہ آلتی پالتی مارے بیٹھے خاصہ کھارہے ہیں
بیگماتیں۔ شاہزادے۔ شاہزادیاں۔ کیسے ادب سے بیٹھی نیچی
نگاہ کئے کھانا کھارہی ہیں۔ جسکو بادشاہ اپنے ہاتھ سے
اُلش مرحمت فرماتے ہیں کیا سروقد کھڑے ہوکر آداب بجالا کرلیتا
ہے۔ ایلو اب بادشاہ خاصہ کھاچکے۔ دُعا مانگی پہلے بیسن پھر
کہلی اور صندل کی ٹکیوں سے ہاتھ دہوئے۔ دسترخوان ٹربڑھایا
پلنگ خانے والیوں نے جھٹ پٹ پلنگ جھاڑ جھوڑ۔ اوچھا۔ گبہ
چادر۔ کس کسا۔ تکیے گل تکیے لگا۔ تکیہ پوش ڈال۔ دولائی چادر
رزائی۔ پائنتی لگا۔ پلنگ آراستہ کیا۔ بادشاہ خوابگاہ

میں آئے۔ پلنگ پر بیٹھے۔ بھنڈا نوش کیا۔ گھنٹہ بھر بعد آب حیات
مانگا۔ آبدار خانے کی دار وغہ نے گنگا کا پانی جو صراحیوں میں
بھرا برف میں لگا ہوا ہے۔ جھٹ ایک توڑ کی صراحی نکال
مُہر لگا۔ گیلی صافی لپیٹ خوجے کے حوالے کیا۔ اُس نے بادشاہ
کے سامنے مہر توڑ۔ چاندی کے ظرف میں نکال۔ بادشاہ
کو پلایا۔ دیکھو اپیتے وقت سب کھڑے ہوگئے۔ جب پی چکے
تو سب نے "مزید حیات" کہا۔ مجرا کیا ایلو اوہ دوپہر بجی۔ بادشاہ
پلنگ پر دراز ہوئے۔ خوابگاہ کے پردے چھُٹ گئے۔
چپّی والیاں چپی پر آبیٹھیں۔ دیکھو تو اب کیسی چپ چاپ ہوگئی
کیا مجال کوئی ہوں تو کرسکے۔

لو اب ڈیڑھ پہر دن باقی رہگیا۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ وضو کیا
ظہر کی نماز وظیفہ پڑھ کے۔ لوگوں کی عرض و معروض سُنی۔
کچھ بات چیت کی۔ اتنے میں عصر کا وقت آگیا۔ عصر کی نماز۔
وظیفہ پڑھا۔ دو گھڑی دن رہگیا۔ جسولنی نے عرض کیا۔
"جہاں پناہ اعملہ فعلہ یُوزُک رکاب حاضر ہے" حکم ہوا۔
"رُخصت"۔ جھروکوں میں آبیٹھے۔ جسولنی نے آواز دی۔

ل دن کے بارہ بجے ۱۲

خبردار ہو۔" سپاہیوں نے سلامی اُتاری۔ امیر اُمرا جھروکوں کے نیچے آ کھڑے ہوئے۔ مغرب کی اذاں ہوئی۔ بادشاہ کھڑے ہو گئے۔ مغرب کی نماز۔ وظیفہ پڑھا۔ جھروکوں کے نیچے۔ اور جہاں جہاں سپاہیوں کے پہرے ہیں ورویاں بجنے لگیں۔ نقارخانے میں نوبت بجنی شروع ہوئی

شام کے وقت سپاہی باجہ بجاتے تھے ۱۲

رات ہوئی

مشعلچیوں نے روشنی کی تیاری کی۔ جھاڑ۔ فانوس۔ فلتیل سوز۔ ایک شاخی۔ دو شاخی۔ سہ شاخی۔ پنج شاخی۔ پنجیاں۔ مشعل۔ لالٹینیں روشن ہوئیں۔ چار گھڑی رات آئی۔ لو وہ روشن چوکی کا گشت طبلہ نفیری بجتی ہوئی۔ مشعل ساتھ۔ دیوان عام۔ دیوان خاص میں سے ہو کر جھروکوں کے نیچے آیا۔ عشا کا وقت آیا۔ نماز۔ وظیفے سے فارغ ہوئے۔ ناچ گانے کی تیاری ہوئی۔ تان رس خاں چوکی کے طائفے حاضر ہوئے۔ ناچ ہونے لگا۔ ایلو سازندے قنات کے پیچھے کھڑے طبلہ۔ سارنگی تال کی جوڑی بجا رہے ہیں۔ ناچنے والی بادشاہ کے سامنے ناچ رہی ہے۔ وہ ڈیڑھ پہر رات کی توپ چلی۔ دعائیں۔ پھر اُسی طرح خاصے کی تیاری ہوئی۔ خاصہ کھایا۔ بھنڈا نوش کیا۔ وہی گھنٹہ بھر پیچھے

۱۵ صحیح فتیلہ سوز ہے۔

آب حیات مانگا۔ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی۔ آرام فرمایا
چپّی۔ مُکّی۔ داستان ہونے لگی۔ حبشنیاں۔ تُرکنیاں۔ قلماقنیاں۔
پلنگ کے پہرے پر آموجود ہوئیں۔ ڈیوڑھیاں مامور ہوگئیں۔
حبشی۔ قُلار۔ دربان۔ مردھے پیادے سپاہی ڈیوڑھیوں پر اپنی
اپنی چوکی پہرے پر کھڑے ہوگئے۔ حکیم۔ طبیب خواص اپنی چوکی
میں حاضر ہوئے۔ صبح ہوئی۔ نماز۔ وظیفہ سے فارغ ہو سواری کا حکم دیا

روزمرّہ کی سواری

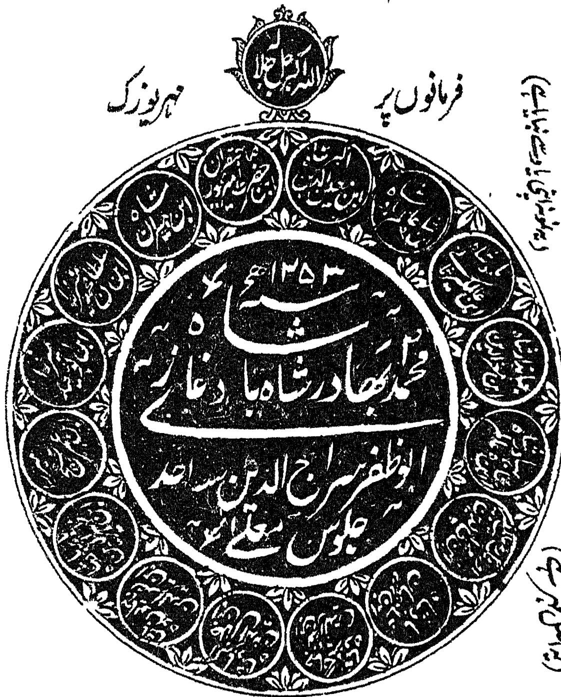
دیکھو! بادشاہ ہواخوری کو سوار ہوتے ہیں۔ سواری تیار ہے
بادشاہ برآمد ہوئے۔ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو۔ نقیب
چوبداروں نے جواب دیا۔ اللہ و رسول خبردار ہے۔ سب نے
مجرا کیا۔ چوبدار پکارا۔ کرو مجرا جہاں پناہ بادشاہ سلامت۔
کہار ہوا دار لائے۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ چرن بردار
(جوتیاں)
نے۔ باناتی۔ زیر انداز میں چرن لپیٹ بغل میں مارے۔ دو
خواص تختِ رواں کے دونوں طرف مورچھل لیکر ساتھ ہوئے
اور خواص۔ گشتی دستبقچہ۔ رومال۔ بینی پاک۔ اگالدان اور ضرورت
کی چیزیں لیکر چلے۔ جھنڈے بردار جھنڈے لے تخت رواں کے

برابر آگیا۔ پھندے کا پیچ بادشاہ نے ہاتھ میں لے لیا۔ ایک ٹوکرے میں آبِ حیات کی صراحیاں برف میں لگی ہوئیں۔ ایک طرف آگ کی انگیٹھی۔ کوئلوں کے گل۔ بھبلیہ تنباکو کہار بہنگی میں لئے ساتھ ساتھ ہے۔ گھڑیالی ریت کی گھڑی۔ گھڑیال ہاتھ میں لٹکائے۔ گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے۔ امیر امراء تخت کا پایہ پکڑے اپنے اپنے رستے سے چلے جاتے ہیں۔ کہار پنکھا آفتابی لئے۔ جلشی قلارچاندی کے شیر دہاں سونٹے۔ لال۔ لال آنکڑے وار لکڑیاں ہاتھوں میں لئے گرد پیش تختِ رواں کے چلے جاتے ہیں۔ نقیب۔ چوبدار سونے روپے کے عصا ہاتھوں میں لئے آگے آگے پکارتے جاتے ہیں۔ بڑھے جاؤ صاحب۔ بڑھاؤ قدم کو جا بجا سے جہاں پناہ بادشاہ سلامت۔ خاص بردار ڈھلیٹوں کو دیکھو! لال لال بانات کے انگرکھے پہنے۔ کالی پگڑیاں۔ دوپٹے سر سے باندھے لال بانات کے غلاف بندوقوں پہ چڑھے ہوئے۔ کندھوں پہ دھرے ڈھلیت پیٹھ پہ ڈھال کمر میں تلوار۔ لگائے اُنکے آگے کرکیٹ کرڑ کا کہتے۔ اُنکے آگے خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے۔ رومی مخمل کے غاشیے کارچوبی کام کے پڑے۔ سرپہ کلغیاں چھم چھم کرتے چلے جاتے ہیں

سقّے چھڑ کاؤ کرتے جاتے ہیں۔ دیکھو گھوڑا باگ سے پھرتا پھرتا ہے کہار گھٹنے کے اشارے سے کام دیتے ہیں جس طرح گھٹنے کا اشارہ بادشاہ کردیتے ہیں۔ اُسی طرح پھرتے پھرتے ٹھہرتے چلتے ہیں۔ ایلو! سورج کی کرن نکلی۔ کہار نے آفتابی لگا دی۔ سواری پھر کر آئی۔ دیوان خاص میں بیٹھکر عدالت کا دربار کیا۔

عدالت کا دربار

دیکھو! بادشاہ تخت پر بیٹھے ہیں۔ امیر۔ وزیر۔ بخشی۔ ناظر۔ وکیل میر عدل۔ میر منشی۔ محرر۔ متصدی۔ وغیرہ ہاتھ باندھے۔ اپنے اپنے محکموں کے کاغذات پیش کر رہے ہیں۔ میر عدل بہادر دارالانصاف کے مقدمے پیش کر رہا ہے۔ عرض بیگی دادخواہوں کی عرضیاں حضور میں گزار رہا ہے۔ حکم احکام جاری ہوتے ہیں۔ دارالانشا سے کسی کے نام شُقّہ کسی کو فرمان لکھا جاتا ہے۔ شقّوں میں شاہزادوں کے القاب "نورِ چشم طال عمرہٗ" معزز امیروں کو "فدوی خاص" لکھتے ہیں۔ شقّوں کی پیشانی پر سُرمے کی قلم سے صاد



یہ نمونہ اپنی یاد سے بنایا ہے

امیر غریب بادشاہ کو عرضی میں القاب حضرت جہاں پناہ سلامت لکھتے ہیں۔ بادشاہ عرضیوں پر سُرمے کی قلم سے دستخط کرتے ہیں حسب سررشتۂ دارالانصاف تحقیقات بعمل آید۔ میر عدل احوال وریافتہ بحضور عرض رساند۔

جلوس کی سواری

آج یہ دھائیں دھائیں توپیں کیسی چلتی ہیں۔ اوہو! بادشاہ سوار ہوئے۔ چلو سواری دیکھیں۔ ایلو! وہ پہلے نشان کے دو ہاتھی آئے کیا

تمامی کا پھریرا اُڑتا جاتا ہے۔ ریشم کی ڈوریاں۔ کلابتون کے پھندنے لٹکتے ہیں۔ اب چتر کا ہاتھی آیا۔ دیکھنا کیا بڑا سا رارا ہے۔ سارے ہاتھی پر چھایا ہوا ہے۔ اُوپر سونے کی کلسی۔ نیچے چاندی کی ڈنڈی۔ نیچے اوپر سے کارچوبی کام میں لپا ہوا۔ کلابتونی جھالر لٹکتی ہے۔

لو اب ماہی مراتب کے ہاتھی آنے شروع ہوئے! آہا دیکھنا!!!! ایک سورج کی صورت۔ ایک مچھلی کی شکل۔ ایک شیر کا کلّہ۔ ایک آدمی کا پنجہ۔ ایک گھوڑے کا سر۔ سونے کے بنا کر سُنہری چوبوں پر لگائے ہیں۔ تمامی کے ٹیکے۔ قیطونی ڈوریاں۔ پھولوں کے سہرے بندھے ہوئے ہیں۔ اجی یہ کیا ہیں؟ بھئی کہتے ہیں کہ بادشاہوں نے جو ملک فتح کیے ہیں۔ یہ اُن ملکوں کے نشان ہیں۔ یہ سورج کی جو شکل ہے۔ یہ خاص باشاہی نشان ہے۔ زنبورخانے کو تو دیکھو آگے ایک اُونٹ پر نقارہ بجتا آتا ہے۔ پیچھے زنبوروں کے اونٹ ہیں۔ اونٹوں پر کاٹھیاں کسی ہوئی ہیں آگے بڑی سے بڑی جو بندوقیں کاٹھیوں پر ہیں یہ زنبوریں کہلاتی ہیں۔ پیچھے زنبورچی بیٹھے چھوڑتے چلے آتے ہیں۔ اب سپاہیوں کی پلٹنیں آئیں

دیکھو! آگے آگے کپتان۔ نائب کپتان۔ کمیدان۔ گھوڑوں پر سوار ہیں۔ پیچھے بادشاہی تلنگوں کی پلٹن۔ اُسکے پیچھے بچھیڑا پلٹنیں ہیں۔ جیسے چھوٹے چھوٹے لڑکے وردیاں پہنے۔ بندوق۔ توسدان لگائے ویسے ہی افسر اور باجے والے ہیں۔ ایک پلٹن کی وردی نجیبوں کی دوسری کی تلنگوں کی ہے۔ کالی پلٹن۔ اگری پلٹن کو دیکھو۔ سَو سَو آدمی کا ایک تُمن ہے۔ ہر تمن میں ایک ایک نشان اور تاشہ۔ مرفہ ترئی ہے۔ ایک ایک صوبہ دار۔ جمعدار۔ دفعدار امتیازی ہے مُقیشی توڑے طرے۔ پگڑیوں پر باندھے۔ گلے میں کارچوبی پرتلے ڈالے ہوئے۔ سپاہیوں کی کمریں تلواریں۔ کندھے پر دہماکے۔ دو دو قطار باندھے چلے آتے ہیں۔ تاشہ۔ باجہ بجتا آتا ہے۔ خاصے گھوڑوں کو دیکھو۔ کیسے سونے چاندی کے ساز۔ ہینکل۔ گنڈے۔ پوزی۔ دمچی۔ کلغیاں لگی پُٹھوں پر پاکھریں پڑیں۔ پاؤں میں جھانجن کارچوبی غاشیے پڑے چھم چھم کرتے۔ کلائیاں مارتے چلے آتے ہیں۔ اہاہا!!! اسایہ دار تخت کو ذرا دیکھو۔ بالکل نالکی کی صورت ہے۔ چاروں طرف شیشے لگے ہوئے۔ اُوپر سنہری بنگلہ کلسیاں۔ آگے

چھپّا ہے۔ اندر زربفت رومی۔ مخمل کے مسند تکیے لگے ہوئے
ہیں۔ خس خانے کے تخت کو دیکھو۔ کیا نالکی نما خس کا بنگلہ۔
ویسا ہی چھجا کلسیاں لگی ہوئیں۔ بیچ میں چھوٹا سا فراشی پنکھا
لگا ہوا۔ پیچھے پیچھے کہار ڈوری کھینچتے آتے ہیں۔ ہزاروں سے
پانی سقے چھڑکتے آتے ہیں۔ سایہ دار تخت اور نالکی میں چھ
ڈنڈے ہوتے ہیں۔ وہ ہوادار تخت آیا۔ دیکھو! اسکے بھی
چار ڈنڈے ہیں۔ ڈنڈوں پر چاندی کے خول۔ گرد کٹہرا۔
پیچھے گنّاؤ دار تکیہ۔ سارا سونے کا کام کیا ہوا۔ بیچ میں مسند
تکیہ۔ ایلو پہلو میں دو تکیے دوہرے کئے ہوئے ریشم کی
ڈوری سے بندھے ہوئے۔ آگے دو ترکش ایک کمان لگی
ہوئی ہے۔ اب احتشام توپخانے کا نشان۔ دستی چتر۔
روشن چوکی بجتی ہوئی۔ تامی کی جھنڈیاں اڑتی ہوئی۔ کرکیٹ
کڑکا کہتے۔ ڈھلیت ڈھال تلوار باندھے۔ خاص بردار
کندھوں پر بندوقیں رکھے۔ حبشی قلار چاندی کے شیر دہاں
سونٹے لئے۔ نقیب چوبدار سونے روپے کے عصے لئے نواص
سفید سفید پگڑیاں دوپٹے باندھے۔ چنی ہوئی چپکنیں پہنے
اپنے عہدے لئے چلے آتے ہیں۔ دیکھنا دیکھنا! وہ نیگڈ بنر کا

ہاتھی آیا۔ یہ عماری کی سی صورت بڑا اونچا سنہری ہاتھی پر کسا ہوا ہے اسی کو نیگڈمبر کہتے ہیں۔ یہ خاص بادشاہ کی سواری کا ہے عماری کی دو برجیاں اس کی ایک ہے۔ کہ فقط بادشاہ ہی پر سایہ رہے۔ ہاتھی پر بانات کی جھول کارچوبی سلمے ستارے کے کام کی۔ ماتھے پر فولاد کی ڈہال سونے کے پہول اسمیں جڑی ہوئی پڑی ہے۔ فوجدار خاں کے سر پر دستار۔ دستار پر گوشوارہ کلغی۔ ایک ہاتھ میں گجباگ۔ ایک میں بادشاہ کا بھنڈا۔ ہاتھی کو ہولتے چلے آتے ہیں۔ نیگڈمبر کے بیچ میں بادشاہ بیٹھے ہوئے ہیں دیکھو سر پر دستار۔ دستار پر جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ۔ بادشاہی تاج۔ موتیوں کا طرہ گلے میں موتیوں کا کنٹھا۔ موتی مالائیں۔ ہیروں کا ہار۔ بازو پہنچ بند۔ نورتن بڑے بڑے ہیروں کے جڑاؤ۔ ہاتھوں میں زمرد۔ یاقوت۔ موتیوں کی سمرنین پہنے ہوئے۔ بھنڈے کا پیچ ہاتھ میں۔ کس شان و شوکت سے بیٹھے ہیں۔ خواصی میں بادشاہ کا بیٹا جس کو نظارت کی خدمت ہے بیٹھا مورچھل کرتا جاتا ہے۔ ہاتھی کے پیچھے ریشم کی ڈوری پڑی ہوئی ہے۔ دربان اس کو ہاتھ میں ناپتا جاتا ہے اسکو جریب کہتے ہیں جب کوس پورا ہو جاتا ہے تو دربان گھنٹہ

جھنڈی لیکر سامنے آتا ہے۔ بادشاہ کو مجرا کرتا ہے۔ اِس سے
یہ مراد ہے۔ سواری کوس بھر آئی۔ گھڑیالی۔ گھڑیال۔ ریت کی
گھڑی ہاتھ میں لئے۔ وقت پر گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے۔ ہودے
کا ہاتھی دیکھو کیا خوبصورت چاندی کا ہودا کسا ہوا ہے۔
آگے دو ترکش۔ ایک کمان لگی ہوئی۔ پیچھے چاندی کی ڈنڈی
میں خم دیا ہوا۔ پھول۔ پتے۔ بنے ہوئے چھوٹا سا چھتر اُس
میں لٹکتا ہے۔ بیچوں بیچ میں اُس کا سایہ بادشاہ پر رہتا
ہے۔ ایک جریب پیچھے ملکۂ زمانی (بادشاہ بیگم)۔ اور شاہزادوں کی عماریاں
اُن کے پیچھے امیر امراء۔ نواب۔ راجاؤں کی سواریاں انکے
پیچھے سواروں کا رسالہ۔ طبل (نقارہ) کا ہاتھی۔ سب سے پیچھے بیلے (خیرات) کا
ہاتھی۔ طبل بجتا آتا ہے۔ فقیروں کو بیلہ بٹتا جاتا ہے۔ دیکھو کیا
رسان رسان۔ کس ادب قاعدے سے سواری چلی آتی ہے
بازاروں کوٹھوں پر خلقت کے ٹھٹ لگے ہوئے ہیں۔
جھک جھک آداب مجرے کر رہے ہیں۔ بادشاہ آنکھوں
سے سب کا مجرا لیتے جاتے ہیں۔ نقیب چوبدار پکارتے جاتے
ہیں۔ "ملاحظہ آداب سے کرو مجرا۔ جہاں پناہ بادشاہ سلامت"
لو۔ بس سواری کی سیر دیکھ چکے۔ آؤ اب جشن کا تماشا دیکھو۔

جشن

یہ بادشاہ کی تخت نشینی کی سالگرہ ہے۔ چالیس دن تک ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اور دربار کے لوگوں کو خلعت۔ انعام اکرام جوڑے باگے کھانا دانہ بٹتا ہے۔ رات دن طبلے پر تھاپ۔ تھئی تھئی ناچ ہوتا ہے۔

تورے بندی

دیکھو دس دن پہلے سے تورے بندی شروع ہوئی۔ کھانے پک رہے ہیں۔ دن رات دیگیں کھڑک رہی ہیں۔ رنگ برنگ کے پلاؤ۔ بریانی۔ متنجن۔ مزعفر۔ زردہ۔ فرنی۔ یاقوتی۔ نان شیرمال خمیری روٹی۔ گاؤ دیدہ۔ گاؤ زبان۔ میٹھے سلونے سموسے۔ کباب۔ پنیر۔ قورمہ۔ سالن۔ بڑے بڑے لاکھی طباق۔ رکابی طشتری۔ پیالوں میں لگا۔ آم کا مربا۔ آم کا اچار۔ ملائی۔ کھانڈ لال لال چوکھڑوں میں رکھ۔ خوانوں میں لگا۔ پلاؤ متنجن بریانی کے طباقوں پر مانڈھے ڈھانک خوانوں میں لگا۔ اوپر کھانچی رکھ۔ کسنے کس۔ تورے پوش ڈال۔ بہنگیوں میں بھیج ... رہے ہیں۔ بائیس خوانوں سے زیادہ۔ دو سے کم تورہ نہیں ہوتا جیسی جسکی عزت ہو اتنے ہی خوانوں کا تورہ چوبدار گھر گھر بانٹتے

پھرتے ہیں۔ جھولیاں بھر بھر کے انعام لاتے ہیں لو اب تو ری بندی ہو چکی

مہانداری

جشن کے چار دن باقی رہگئے۔ مہانداری شروع ہوئی۔ تمام شاہزادیاں امیرزادیاں۔ رنگ محل۔ خاص محل۔ ہیرا محل۔ موتی محل میں جمع ہوئیں۔ دونوں وقت اچھے سے اچھے کھانے۔ پان۔ زردہ۔ چھالیا۔ ڈبن ڈلیاں۔ الائچیاں۔ صبح کے ناشتے کو حلوا پوری۔ کچوریاں مٹھائیاں۔ خوانوں میں کہاروں کے سر پر رکھے جسولنیاں ایک ایک کو بانٹتی پھرتی ہیں۔ رات دن گانا بجانا۔ آپسمیں چھل چھپے ہو رہے ہیں۔ ایلوا دسنا بہنیں مل جل کے بیٹھی ہنس بول رہی تہیں ایک کو جو شیطان اُچھلا۔ پیچھے سے آ ایک کالا جھجھرا چپکے سے ایک کے سر پر پھینک دیا۔ وہ دوئی دوئی کرتی اور ساتھ ہی اُنکے بیٹھی تھیں، گد بد گرتی۔ پڑتی چیخیں مارتی بھاگیں۔ ایک چیخم چاخ مچادی۔ سارا محل سر پر اُٹھا لیا۔ تو دوڑ۔ میں دوڑ۔ اے یہ کیا ہوا۔ ایک کہتی ہے اوپر سے مُرداری گری۔ دوسری کہتی ہے واہ! نہیں بی۔ رسّی ہے۔ مجھے گلگلی گلگلی سوجھی تھی۔ اے بی اماجان! اے بی بھابی جان صاحب۔ اے بی نانی حضرت۔ اے بی دادی حضرت اے بی

انّا چھو چھو۔ اے بی انّا ہیّو۔ اچھی ذرا دیکھنا امیرے کلیجے پر ہاتھ رکھنا جسوقت سے یہ نگوڑی (کھانا پکانیوالی) میرے سر پہ آگر گری ہے میرا کلیجا چار چار ہاتھ اچھل رہا ہے۔ اری سنبل۔ اری صنوبر۔ چڑیل۔ خیبانی۔ کدہر اڑ گئیں۔ جی نکلے تمہارا (گالی) جی۔ دیکھو تو مرداری ہے۔ تو جلدی سے سونے کا (جواب لونڈی) پانی لاؤ۔ (جواب بیگم صاحبہ) میں اپنی بچّی کا نپڑا دہوؤں۔ رسّی (سانپ) ہے تو صدقے کے لئے خوردہ منگاؤں۔ ہے ہے خدا نے میری بچی کی جان بچائی۔ دُور (خدانخواستہ) پار اگر ایسی ویسی کچھ ہو جاتی تو وہ بندی کس کی ماں کو ماں کہتی لونڈیاں۔ باندیاں۔ لالٹین۔ شمع (یعنی میں) لے لے کے دوڑیں۔ دُور ہی سے کھڑی کہہ رہی ہیں۔ اے ہے بیوی خدا جھوٹ نہ بلائے یہ تو رسی ہے۔ جھٹ مٹی پڑھ پڑھ کے اُس کی طرف پھینکنے لگیں۔ ایک کہتی ہے۔ بوا یہ تو ایک جائے جم ہو گیا۔ نگوڑا اُس جائے سے ہلے نہ چلے۔ دوسری کہتی ہے۔ واہ! میں نے اُسے کیل دیا ہے۔ کیا مقدور بھلا یہ سرک تو سکے۔ لو بھلا تم ایسی ہی چھتی چھیتا ہو۔ اور ایسا ہی تمہارا چھو چھکا ہے۔ ارے خوجوں (پارسا) کو بلاؤ۔ خوجے لکڑیاں لے لیکے دوڑے پاس آکے جو دیکھیں۔ کہیں رسّی ہے نہ مرداری۔ ایک کالا کپڑا ہی سب کو اُٹھا کے دکھایا۔ کہ واہ حضرت! اچھے میل کا بیل بنایا جنکا

یہ کرشمہ تھا۔ ایک دفعہ ہی قہقہا مارکے ہنسیں۔ سب کی سب لعنت ملامت کرنے لگیں "شاباش ہوا۔ تم کو۔ درگور تمہاری صورت تمہارے نزدیک تو ایک ہنسی ہوئی۔ یہاں جلوذن اہوجشنک ہوگیا"

رتجگہ

آج بیوی سے لیکر باندی تک سب نے بناؤ سنگار کئے۔ پوشاک بنارسی زری بوٹی۔ منقیشی تاروں کی۔ کریپ۔ لاہی جھلکاری۔ گلشن۔ بابرلیٹ۔ آب رواں۔ شبنم کے دوپٹے۔ زربفت۔ کمخاب۔ گلبدن مشروع۔ اطلس۔ گورنٹ۔ جیولی۔ رادھانگری کی تہ پوشیاں۔
مصالحہ۔ ٹھپا۔ گوکھرو۔ کرن۔ طرہ۔ کھجور چھڑی۔ لہر بیچ بیل چھڑیاں۔ بدروم کا جال۔ چنبیلی کا جال۔ ماہی پشت کا جال۔ چین۔ مرمرے کی توئی۔ کیڑے کے پر کی توئی۔ موتیوں کی توئی سلمے ستارے کی توئی۔ پکا گوکھرو۔ ننّی جان۔ چمپا۔ پیمک۔ لیس۔ ولایتی توئی ٹکی ہوئی۔ **رنگ**۔ گل انار۔ نارنجی۔ گیندئی۔ پستئی۔ سردئی۔ فالسائی۔ عنابی۔ کاکریزی۔ سُرمئی اُودا۔ نافرمانی۔ گل شفتالو۔ سیبی۔ فاختائی۔ کوکئی۔ آبی بسنتی۔ دھانی۔ کافوری۔ گلابی۔ گزبلی۔ بادامی۔ شربتی۔



... کے پہنے ہوئے گہنے ٹیکہ۔ جھومر۔ سراسری۔
نتھ۔ لیل۔ چپے۔ بالیاں۔ بالے۔ بالے۔ کرن پھول۔ جھمکے۔ کھٹکے۔
چھپکے کے بالے۔ بجلی کے بالے۔ چھڑے۔ نگر۔ چوانیاں۔ چاند۔
گلوبند۔ چنپا کلی۔ جگنی۔ گجرے کا توڑا۔ موتیا کا توڑا۔ چھلوں کا توڑا
کنٹھی۔ ٹیپ۔ چھلا۔ دولڑی۔ ست لڑا۔ دھگدھگی۔ ہینکل۔ چندن ہار
کیری۔ زنجیر۔ جوشن۔ نونگے۔ اکے۔ نورتن۔ جھج بند۔ مٹھیاں۔
پہونچیاں۔ کنگن۔ موتی پاک۔ حباب۔ چوہے دنتیاں۔ پٹریاں
نوگریاں۔ لچھے۔ چوڑیاں۔ جہانگیریاں۔ کڑے۔ انگوٹھیاں۔
چھلے۔ آرسی۔ توڑے۔ لچھے۔ کڑے۔ جھانجن۔ چوڑیاں۔
پازیب چوراسی۔ جیٹلی چھلے۔ سر سے پاؤں تک سونے موتیوں
میں لدی ہوئیں جوتیاں۔ گھیتلی۔ انی دار۔ کفش۔ زیرپائی
کف پائی سلیم شاہی۔ پاؤں میں چھم چھم کرتیں۔ ملکہ دوران بادشاہ بیگم
کے پاس حاضر ہوئیں۔ مجرا کیا اپنے قرینے سے بیٹھ گئیں۔
ملکہ دوران نک سے سک تک بناؤ سنگار کئے۔ سونے
میں پیلی۔ موتیوں میں سفید اپنی مسند پر بیٹھی ہیں۔ آگے
سٹک لگی ہوئی۔ خواجہ سرائے نوکریں۔ چاکریں۔
لونڈیاں باندیاں ہاتھ باندھے کھڑی ہوئی ہیں۔ نوشتے خانے والیاں

جوڑوں کی کشتیاں لیکر حاضر ہوئیں۔ دیکھو ملکۂ دوران ~~اپنے~~ بادشاہ بیگم
ہاتھ سے ایک ایک کو جوڑے دیتے ہیں۔ سب سرو قد ہو ہو کر
جوڑے لیتی ہیں آداب بجاتی ہیں۔ نذریں دیتی ہیں۔ بس جوڑے
بٹ چکے۔ نذریں ہو چکیں۔ اَب دال بھگنے کا وقت آیا۔

یہ جشن کی رات کا ایک شگون ہے۔ بادشاہ کی بیوی اپنے
ہاتھ سے دال کی سات لبیں بھر کر پہلے لگن میں ڈالیں۔ اور
بادشاہ اپنے ہاتھ سے بڑے پہلے کڑ ہائی میں ڈالیں۔

لو اب ملکۂ دوران دال بھگونے چلیں۔ مبارکباد کی نوبت
نقارچنیں بجانے لگیں۔ آگے آگے روشن چوکی والیاں۔
روشن چوکی تاشے باجے والیاں تاشہ باجہ بجاتی جشنیاں
ترکنیاں۔ قلماقنیاں۔

اُردابیگنیاں۔ خواجہ سرائے۔ جسولنیاں اور
شاہزادیاں۔ بیگماتیں۔ حرم۔ سریت۔ ناموس حرم محرم
چھپی والیاں۔ گائنیں۔ امیرزادیاں سب اپنے
اپنے قرینے۔ اور قاعدے سے ملکۂ دوران کے تمام جھام
کے ساتھ ساتھ چلیں۔ رنگ محل میں ملکۂ دوران کی سواری
آئی۔ دیکھو ڈھیر سی مونگ کی دال چھنی۔ بھیگی۔ اور قلمی دار

بڑے بڑے لگن رکھے ہوئے ہیں۔ پہلے ملکۂ دوران بادشاہ بیگم نے دال کی سات لپیں بھر کر لگن میں ڈالیں۔ پھر خاصے والیوں نے سب دال لگنوں میں ڈال دی۔ اوپر سے پانی ڈالا۔ سب نے کھڑے ہو کر مجرا کیا۔ مبارکباد دی۔ شادیانے بجنے لگے۔ لو وہ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی۔ خاصے والیوں نے جلدی جلدی دال دھو دھلا پیٹھی پیس پسا کڑھائیاں چڑھا دیں۔ ملکۂ دوران نے اپنے ہاتھ سے سات بڑے بنائے۔ الیلو وہ بادشاہ ہوادار میں سوار باجے گاجے سے آئے۔ وہی ساتوں بڑے چمچے میں لیکر بادشاہ نے کڑھائی میں ڈالے سب کھڑے ہو گئے۔ چاروں طرف سے مجرا مبارکباد ہونے لگی۔ روشن چوکی۔ نوبت۔ تاشہ باجہ بجنے لگا۔ بادشاہ اور ملکۂ دوران سوار ہوئیں۔ سب اسی طرح سواری کے ساتھ ساتھ بیٹھک میں آئے۔ فراشیوں نے ایک ستھری چوکی بچھائی۔ اس پر اجلا اجلا براق سا بچھونا کیا۔ دو کوری ٹھلیوں میں شربت بھرا۔ انپر دو بدھنیاں دودھ کی بھر کر رکھیں۔ کلاوے اور پھولوں کے سہرے انکے گلے میں باندھے۔ ڈوپان کے بیڑے بدھنیوں کی ٹونٹی میں رکھے۔ اسکو جیگھڑ کہتے ہیں۔ یہ بادشاہ کی سلامتی کی بھری جاتی ہے۔ نواب چھتا بیرا

ہوا۔ خاصے والیوں نے بڑے۔ گلگلے۔ کھنکڑیاں تل تلا۔ اللہ میاں کا رحم کچے چاول ہیں کھانڈ ملا بڑے بڑے پیڑے بنا قابوں میں لگا۔ کشمیر نوں۔ کہاریوں کے سر پہ خوان رکھوا جیگڑ کے پاس لا کر چُن دیئے۔ بادشاہ نے کھڑے ہو کر نیاز دی۔ پکوان سب کو بٹ گیا۔ رتجگہ ہو چکا۔ دربار کی تیاری ہونے لگی۔ وہ بادشاہی توپ صبح کی چلی۔ دھائیں۔ بادشاہ حمام میں گئے۔ حمام کر کے پوشاک بدلی۔ اور توشے خانے۔ جواہر خانے والیاں پوشاک اور جواہر لیکر حاضر ہوئیں۔ تاشا باجا۔ روشن چوکی۔ نوبت خانے والیاں۔ مبارکباد کا باجہ بجانے لگیں۔ دیکھو انیچے قبا۔ اوپر چار[1] قب پہنا۔ سر پہ دستار۔ دستار پہ گوشوارہ۔ جیغہ۔ سرپیچ۔ تاج شاہی رکھا۔ بڑے بڑے موتیوں کا طرّہ لٹکایا۔ گلے میں موتیوں کا کنٹھا اور ایک موتی مالا ایک سو ایک دانے کی جس میں ایک ایک دانہ زمرّد کا اور ایک ایک موتی ہے اور دس دس دانوں کے بعد یاقوت کی ہڑیں لگی ہوئی ہیں۔ بیچ میں یاقوت کی بڑی تختی ہے۔ دوسری موتی مالا نرے موتیوں کی۔ زمرد کی ہڑیں۔ بیچ میں یاقوت کی بڑی تختی پہن کر پھر ہیروں کا ہار پہنا۔ بازوؤں پر

[1] ایک ولایتی پوشاک ہوتی ہے۔

ہیروں کے بُجھ بند اور نورتن باندہے ہاتھوں میں سمرنیں دائیں میں چار۔ بائیں میں تین پہنیں۔ دو سمرنین ڈو ڈو موتیوں کی۔ دو ایک ایک موتیوں کی لڑی کی۔ دو زمرد کی ہیں۔ ساتویں سمرن میں چار بہت بڑے بڑے موتی۔ اور دو زمرد کے بڑے دانے بیچ میں ایک لعل ہے یہ سمرن دائیں ہاتھ میں پہنی۔ اب پوشاک اور جواہر پہن چکے اندر صحنک باہر دربار کی تیاری دیکھو۔

صحنک

خشکہ اُبل رہا ہے۔ دہی کھانڈ آیا۔ کورے کورے کونڈوں میں خشکہ نکال۔ دہی کھانڈ اُسپر ڈال۔ ایک پردے کے مکان میں جہاں مرد کا نام بھی نہیں۔ ستھرا سا بہت اجلا دسترخوان بچھا۔ دہی خشکے کے کونڈے۔ چونے کی طشتریاں۔ چوڑیوں کے جوڑے۔ مسّی اور مہدی کی پڑیاں لال کاغذ اور کلاوے سے بندہی ہوئیں عطر کی شیشیاں۔ لال لال اوڑھنیاں ٹھپّے لگی ہوئیں۔ سوا سوا روپیہ چراغی کا۔ سات ترکاریاں دسترخوان پر چُن دیں۔ بیوی زنیں آئیں۔ پہلے نیاز دی۔ ایک چھُنگلی میں مہدی لگائی۔ لال اوڑھنیاں اوڑھیں۔ صحنک کھانے

بیٹھیں۔ پہلے ایک ایک وہ چونے کی طشتری کھائی۔ یہ پارسائی کا امتحان ہے۔ جو پارسا ہوتی ہیں اُنکا مُنہ چونے سے نہیں پھٹتا۔ لو اب صحنک کھانی شروع کی۔ ایلو! وہ پھر دہی کھانڈ ختکے پر ڈالا اب صحنک دوسرا رہی ہیں۔ لو صاحب وہ سب کونڈے صاف کر دیئے۔ دستر خوان پر سے ایک ایک دانہ اٹھا کر کھا گئیں چلیچی میں ہاتھ دہوئے کلّی کی چلیچی کا پانی بھی ایک کنارے ڈالدیا کہ پاؤں تلے نہ آئے۔ مسّی ملی۔ عطر لگایا۔ چوڑیوں کے جوڑے۔ چراغی کے روپے لیکر رخصت ہوئیں۔ لو! صحنک ہوچکی۔ دربار کی سیر دیکھو۔

جشن کا دربار

دیکھو! سب امیر اُمرار نقار خانے کے دروازے پر سے اُتر کر پیدل دیوان عام میں چلے آتے ہیں۔ یہ پہلی آداب گاہ ہے۔ دیوان عام میں جالی کے دروازے میں دیکھنا کیسی موٹی سی لوہے کی زنجیر اڑی پڑی ہوئی ہے کہ آدمی سیدھا نہیں جاسکتا سب جھک جھک کر زنجیر کے نیچے سے جاتے ہیں یہ دوسری آداب گاہ ہے۔ ایلو! دیوان خاص کے دروازے پر کیا بڑا سا پردہ لال بانات کا کھنچا ہوا ہے یہ لال پردہ کہلاتا ہی۔ مرد ہے

پیادے۔ دربان۔ سپاہی۔ قلار ہاتھوں میں لال لال لکڑیاں لئے کھڑے ہیں۔ جو کوئی غیر آدمی اندر جانے کا ارادہ کرے تو قلار وہی لال لکڑی آنکڑے دار گردن میں ڈال کھینچکر باہر نکالدیتے ہیں مگر جشن کے دن حکم عام تھا جسکا جی چاہے پگڑی باندھکر چلا آئے۔ دربار کی سیر دیکھے۔ دیکھو! لال پردے کے پاس کھڑے ہوکر پہلے مجرا کرکے کہ یہ تیسری آداب گاہ ہے۔ پھر دیوان خاص میں تخت کے سامنے آداب بجا کر اپنی اپنی جائے پر کھڑے ہوتے جاتے ہیں۔ دیکھو! دیوان خاص میں فرش فروش کیا ہوا ہے۔ باناتی پردے کھنچے ہوئے ہیں۔ بیچوں بیچ میں سنگ مرمر کے ہشت پہلو چبوترے پر تخت طاؤس لگا ہوا ہے اسکے آگے دلدا[1] ایش گیر کھنچا ہوا ہے۔ دیکھنا کیا خوبصورت تخت بنا ہوا ہے۔ چاروں طرف تین تین در کیسے خوشنما محرابوں کے ہیں گرد کٹھرا۔ پشت پر تکیہ۔ آگے تین سیڑھیاں اوپر بنگلے نما گول چھت۔ محراب دار۔ اُس پر سونے کی کلسیاں۔ سامنے محراب پر دو مور آمنے سامنے موتیوں کی تسبیحیاں منہ میں لئے ہوئے کھڑے ہیں سر سے پاؤں تک سونے میں لپا ہوا جگمگا رہا ہے بیچ میں روشن مخمل اور زربفت کا مسند تکیہ لگا ہوا ہے۔ دو خواص ہما کی مورچھل

[1] ایک قسم کا پلنگ پوش ہوتا ہے۔

لئے اہلو پہلو میں کھڑے ہیں۔ پیچھے ایک جانماز بچھی ہے۔ معتبر الدولہ
اعتبار الملک بہادر وزیر۔ عمدۃ الحکما (وزیر)۔ حاذق زمان احترام الدولہ (وزیر)
بہادر شمس الدولہ (بخشی) بہادر۔ معین الدولہ (ناظر) بہادر۔ سیف الدولہ (وکیل) بہادر۔
انیس الدولہ بہادر۔ راجہ مرزا بہادر۔ راجہ بہادر۔ غیاث الدولہ (وکیل)
بہادر۔ سحبان زمان۔ نجم الدولہ بہادر۔ وقار الدولہ بہادر۔
مصلح الدولہ بہادر۔ علاء الدولہ بہادر۔ مؤنس الدولہ بہادر۔
سرفراز الدولہ بہادر۔ میر عدل بہادر۔ میر منشی دار الانشا سلطانی۔
میر تورک وغیرہ اپنے اپنے مرتبے اور قاعدے سے دونو ہاتھ
جریب پر رکھے دائیں بائیں کھڑے ہیں۔ مردھے۔ نقیب
چوبدار۔ عرض بیگی سامنے آداب گاہ کے پاس کھڑے ہیں
دیوان خاص کے صحن میں ایک طرف خاصے گھوڑے
چاندی سونے کے ساز لگے ہوئے ایک طرف ہاتھی مولا بخش (ہاتھی کا نام)
خورشید گنج (ہاتھی کا نام)۔ چاند مورت (ہاتھی کا نام) وغیرہ رنگے ہوئے ماتھوں پر فولاد
کی ڈھالیں۔ سونے کے پھولوں کی۔ کانوں میں ریشم
اور کلابتون کے گچھے اور لڑیاں کارچوبی جھولیں پڑی
ہوئیں۔ ایک طرف ماہی مراتب۔ چتر۔ نشان۔ روشن
چوکی والے۔ جھنڈیوں والے۔ ڈھلیت جمے کھڑے ہیں

حبشی۔ قلارب۔ چاندی کے شیر دہاں سونٹے۔ خاص بردار بندوقین لیے ہوئے کٹہرے کے نیچے کہڑے ہیں۔ دیوان عام کے میدان میں ساری پلٹنیں کہڑی ہیں۔ احتشام توپخانے کی توپیں لگی ہوئی ہیں ایلو! وہ جسولنی نے اندر سے آواز دی خبردار ہو۔ نقیب چوبداروں نے جواب دیا۔ اللہ رسول خبردار ہو۔ ادہوا! بادشاہ برآمد ہوئے۔ نقیب چوبدار پکارے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ رسول کی امان۔ دوست شاد۔ دشمن پائمال۔ بلائیں رد۔ کہاروں نے جھٹ ہوادار کہاریوں سے لے لیا۔ پہلے بادشاہ نے تخت کے پیچھے اُتر کر نماز کی دو رکعتیں کہڑے ہو کر پڑہیں دعا مانگی پھر ہوادار میں سوار ہوئے۔ کہاروں نے ہوادار تخت طاؤس کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا۔ جھنڈیاں ہلیں۔ دھنا دہن توپیں چلنے لگیں۔ سب فوج نے سلامی اتاری شادیانے بجنے لگے۔ گوہر اکلیل سلطنت مہیں پور خلافت ولیعہد بہادر بائیں طرف تخت کے اور شاہزادگان نامدار۔ والاتبار قرۃ باصرہ خلافت۔ غرۂ ناصیۂ سلطنت۔ دائیں طرف۔ تخت کے برابر امیر اُمرائ کے آگے کہڑے ہوئے۔ دیکھو! پہلے ولیعہد نذر دینے کہڑے

ہوئے وہ آداب گاہ پر آئے۔ مجرا کیا۔ نقیب پکارا۔ جہاں پناہ
بادشاہ سلامت! عالم پناہ بادشاہ سلامت! مہابلی بادشاہ
نہایت قوت والا
سلامت! مجرا کر کے بادشاہ کو جا کر نذر دی۔ بادشاہ نے نذر لیکر
نذر نثار کو دیدی۔ پھر اُلٹے پاؤں آداب گاہ پر آئے۔ مجرا کر کے
خلعت پہنا۔ جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے
سر پر باندہا۔ موتی۔ مالا۔ سپر۔ تلوار گلے میں ڈالی۔ اُسی طرح
آداب گاہ پر اُلٹے پاؤں آکر مجرا کیا۔ خلعت کی نذر دی۔ پھر
اُلٹے ہی پاؤں آداب گاہ پر آ۔ مجرا کر کھڑے ہو گئے۔ دیکھو!
اب اسی طرح اور شاہزادے اور سارے امیر اُمرا، اپنے اپنے
رتبے سے نذر دے رہے ہیں۔ جواہر خانے میں سے خلعت
پہن پہن کر آتے ہیں۔ بادشاہ اپنے ہاتھ سے شاہزادوں کے
سر پر جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ۔ اور معزز امیروں کے سر پر گوشوارہ
باندہ دیتے ہیں۔ آداب مجرے ہو رہے ہیں۔ نقیب چوبدار
پکار رہے ہیں۔ ملاحظہ آداب سے کرو مجرا۔ جہاں پناہ بادشاہ
سلامت! عالم پناہ بادشاہ سلامت! مہابلی بادشاہ سلامت! لو
بادشاہ نے تکیہ سرکایا۔ فاتحہ کو ہاتھ اُٹھایا۔ عرض بیگی پکارا۔ دربار
برخاست۔ کہاروں نے ہوادار تخت کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ سوار ہو کے خاصی

ڈیوڑھی پر سے کہاریوں نے ہوادار لیلیا۔ بادشاہ محل میں داخل ہوئے
سب لوگ رخصت ہوئے۔ چالیس دن تک روز دربار اور خلعت اور
نذریں ہونگی اور انعام اکرام سب کارخانوں کے داروغاؤں اور
آدمیوں کو حیثیت کے موافق ملینگے۔ اَب محل کا دربار دیکھو!۔

محل کا دربار

دیکھو! یہ چاندی کا تخت گرد کٹہرا۔ پشت پر تکیہ۔ آگے تین سیڑھیاں
نیچے پایوں میں کیسے خوبصورت پھول پتے بنے ہوئے ہیں۔
اوپر کرکری تاش کا تخت پوش پڑا ہوا۔ دائیں طرف ملکہ دوران بادشاہ بیگم
اپنی مسند پر سر سے پاؤں تک سونے موتی جواہر میں ڈوبی
ہوئیں۔ ناک میں نتھ جس میں چڑیا کے انڈے برابر موتی پڑے
ہوئے ہیں پہنے بیٹھی ہیں۔ ان کے برابر اور بیویاں اپنی اپنی
سوزنیوں پر گہنا پاتا۔ ناک میں نتھیں پہنے بیٹھی ہیں۔ بائیں طرف
شاہزادیاں بناؤ سنگار کیئے سر سے پاؤں تک گہنے میں
لدی ہوئی بیٹھی ہیں۔ سامنے حبشنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں
اردا بیگنیاں۔ جسولنیاں۔ خواجہ سرائے۔ چیلیاں
پیش دستے مؤدب کھڑے ہیں۔ بادشاہ محل میں داخل ہوئے

جسولنی نے آواز دی "خبردار ہو" سب بیگماتیں سیدھی کھڑی
ہوگئیں۔ مجرا کیا۔ تخت پر سے تخت پوش خوجوں نے اٹھایا۔ کہاریوں
نے ہوادار تخت کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ تخت پر بیٹھے۔ خواجہ سرائے
مورچھل لیکر تخت کے برابر کھڑے ہوگئے۔ پہلے ملکہ دوران
بادشاہ بیگم
نے کھڑے ہوکر مجرا کیا۔ نذر دی۔ پھر مجرا کرکے بیٹھ گئیں۔ اب
اور بیویوں اور شاہزادیوں نے اسی طرح اپنے اپنے رتبے سے
نذریں دیں۔ بادشاہ نے سب کو بھاری بھاری دوپٹے حیثیت
کے موافق اپنے ہاتھ سے دیئے۔ سب نے کھڑے ہو ہوکر دوپٹے
لئے۔ مجرا کیا۔ نذریں دیں۔ اب ناچ گانا شروع ہوا۔ الیوا
ناچنے والی تو اندر بادشاہ کے سامنے ناچ رہی ہے۔
اور سازندے سراپچہ کے پیچھے کھڑے طبلہ سارنگی تال کی جوڑی
بجا رہے ہیں۔ تان رس خاں آئے۔ دو چار تانیں انکی سنیں۔
تو اب خاصے کی تیاری ہونے لگی۔ دربار برخاست ہوا۔
ناچ گانا موقوف ہوا۔ بادشاہ نے خاصہ نوش فرماکر سکھ
کیا۔ تیسرے پہر سب اسی طرح اکٹھے ہوگئے۔ بادشاہ مسند
پر آکر بیٹھے۔ مٹھائی کے خوان اور آٹھ قابیں مٹھائی کی
ایک چاندی کی کشتی میں بڑا سا گلاوہ۔ پان کے بیڑے ہری دوب

مصری کے کوزے۔ چاندی کا چھلا رکھا ہوا۔ اوپر کمخابی کشتی پوش
کلابتونی جھالر کا پڑا ہوا۔ جسولنی نے عرض کیا۔ حضرت صاحب
تشریف لائیے۔ بادشاہ سروقد تعظیم کو کھڑے ہوگئے۔ مسند پر
بٹھایا۔ حضرت صاحب نے پہلی ایک تاب پر حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی۔ دوسری پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تیسری
پر حضرت فاطمہؓ کی۔ چوتھی پر حضرت امام حسن حسینؑ کی۔ پانچویں
پر بزرگوں کی چھٹی پر بابر بادشاہ کی۔ ساتویں پر اوتوں کی۔
نیاز دی۔ حضرت فاطمہؓ کی نیاز کا سوائے بیوی زنوں کے
بابر بادشاہ کی نیاز کا سوائے اُن کی اولاد کے۔ اور
پریوں کی نیاز کا سوائے پارسا عورتوں کے اور کسی کو
نہیں ملتا۔ اور باقی سب کی نیازوں کا سب کو تقسیم ہوجاتا
ہے۔ دیکھو! حضرت صاحب نے کشتی میں سے کلاوہ نکالا
پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہکر ایک گرہ اُس میں
لگائی۔ دوسری گرہ میں پان کا بیڑا باندھا۔ تیسری
میں ہری دُوب مصری کی ڈلی۔ چوتھی میں چاندی کا چھلا
باندھا۔ پانچویں گرہ بادشاہ کے سر سے چھوا کر اُس کلاوہ
میں لگائی۔ سب نے کھڑے ہو کر مجرا کیا۔ مبارکباد دی۔

ایک سال یہ ہزار سال اور خدا نصیب کرے۔ سالگرہ کے شادیانے بجنے لگے آپ مہینا بھر تک دربار۔ نذریں۔ خلعت۔ انعام۔ ناچ رنگ۔ مہانداری اسی طرح ہوگی۔ نوروز کی رسمیں دیکھو!

نوروز

یہ نیا سال شروع ہوتا ہے۔ نجومی۔ پنڈت جو رنگ سال کا بتاتے ہیں دیکھو ویسی ہی رنگ کی پوشاک بادشاہ اور بیگماتوں اور شاہزادیوں کی تیاری ہو رہی ہے۔ بانس کی کھپچیوں کی کھانچیاں۔ اُن میں سات سات مٹی کی طشتریاں بھوڈل پھری ہوئی۔ سات رنگ کی مٹھائیوں سے بھری ہوئی۔ اوپر نوروزی رنگ کے کسنے بسے
دستے ۱۲
کے چھپے ہوئے کسے ہوئے۔ نوروزی رنگ کے جوڑے گوٹا کناری ٹکے ہوئے۔ کشتیوں میں رکھے ہوئے۔ اُسی رنگ کے کشتی پوش پڑے ہوئے۔ کہاریوں کے سر پر جھولنیاں لئے ہوئے بانٹتی پھرتی ہیں۔ لو دربار آراستہ ہوا۔ بادشاہ نوروزی پوشاک پہنکر برآمد ہوئے۔ دیکھو! سب شاہزادے بھی نوروزی کپڑے پہنے ہوئے امیر۔ امرا۔ نواب۔ راجہ۔ نوروزی رنگ کی پگڑی دوپٹے باندھے ہوئے دائیں بائیں کھڑے ہیں نذریں

ہونے لگیں۔ سلطان الشعراء اور اور شاعروں نے مبارکباد کے قصیدے پڑھے۔ خلعت مرحمت ہوئے۔ دربار برخاست ہوا۔ دستر خوان چنا گیا۔ دیکھو! نوروزی رنگ کا دستر خوان اور ویسے ہی خوانوں کے خوان پوش اور کٹنے ہیں۔ سات رنگ کے پلاؤ مٹھائیاں۔ سالن۔ ترکاریاں۔ میوے اور سب چیزیں سات سات طرح کی ہیں۔ اور سات ترکاریاں ملی ہوئی بھی پکی ہیں۔ اس کو نورتن کہتے ہیں۔ ایلو! اجو کی روٹی۔ ساگ کی بھجیہ اور ستو بھی ہیں خاصے کے داروغہ نے عرض کیا۔ "جہاں پناہ! دستر خوان تیار ہے"۔ بادشاہ آئے۔ حضرت علیؓ کے دستر خوان پر نیاز دی کہ یہ اُن کی خلافت کا دن ہے۔ اور یہ دستر خوان بھی حضرت علیؓ کا کہلاتا ہے۔ بادشاہ نے ذرا ذرا سا اس میں سے پہلے آپ چکھا۔ پھر ولیعہد اور شاہزادوں اور معزز امیروں کو اپنے ہاتھ سے تبرک دیا۔ سب نے مجرا کر کے لے لیا۔ لو اب دیوان خاص میں زنانہ ہو گیا۔ سب بیگماتیں آئیں بادشاہ نے اسی طرح ذرا ذرا سا اپنے ہاتھ سے تبرک اُن کو دیا۔ بادشاہ اور بیگماتیں محل میں داخل ہوئیں باقی تبرک سب کو بٹ گیا۔ تیسرے پہر کو سب بیگماتیں اور شاہزادے

جمع ہوئے۔ دیکھو اب پنکھا جھلنے کا شگون ہوا۔ پھر ہاتھوں میں چاندی سونا لیکر اچھالا۔ یہ بھی نوروز کا شگون ہے۔ چار گھڑی دن رہے سلاطین بھائی بند سبز وار مرغیوں کے انڈے نقش دار مشک زعفران یا ان میں رنگ رنگا۔ دیوان خاص میں آئے بادشاہ برآمد ہوئے۔ مسند پر بیٹھے۔ سب بھائی بند سلاطین اور شاہزادے سامنے ہو بیٹھے۔ دیکھو اب انڈے لڑتے ہیں۔ ایک نے ایک انڈا ہاتھ میں لیکر نیچے رکھا سارا انگلیوں میں اُسے چھپا لیا۔ فقط۔ اُس کا نیش[1] کھلا رکھا۔ دوسرا اوپر سے دوسرے انڈے سے اُسپر چوٹیں لگانے لگا۔ ایلو! دونوں میں سے کسی کا انڈا ٹوٹ گیا۔ جس نے توڑا ہے اُسکے ساتھ والوں نے کیا غل مچایا ہے؟ وہ توڑا! بس پانچ انڈے لڑ چکے بادشاہ محل میں داخل ہوئے۔ سب بھائی بند رخصت ہوئے۔ نوروز ہو چکا۔ اب محرم کی رسمیں دیکھو!

محرّم

محرم کا چاند دکھائی دیا۔ ماتم کے باجے بجنے لگے۔ سبیلیں رکھی گئیں بادشاہ حضرت امام حسنؑ حسینؑ کے فقیر بنے۔ سبز کپڑے پہنے۔ گلے

[1] نیش۔ مراد نوک۔

میں سبز کفنی جھولی ڈالی۔ جھولی میں الائچی دانے۔ سونف، خشخاش
بھری۔ درگاہ میں جاکر سلام کیا۔ نیاز دی۔ دس دن تک
صبح کو کھانا شام کو شربت فقیروں کو بٹے گا۔ چھٹی تاریخ ہوئی
آج بادشاہ لنگر میں کھنچیں گے۔ دیکھو! چاندی کے دو پنجے بنے
ہوئے دو لکڑیوں پر لگے ہوئے۔ لال سبز کپڑے بندھے ہوئے
اِن کو شدے کہتے ہیں۔ بادشاہ کے دونوں ہاتھوں
میں ہیں۔ ایک چاندی کی زنجیر کمر میں پڑی ہوئی ہے۔ دو
سیّدوں نے آکر زنجیر پکڑ دو چار قدم بادشاہ کو کھینچا۔ اہلو
وہ زنجیر بادشاہ کے گلے میں ڈال دی۔ دونو شدے سیّد
لے گئے۔ ساتویں تاریخ ہوئی۔ دیکھو! ابرک کے کنول اُن
میں شمعیں روشن۔ بانس کی کھپچیوں کی ٹٹیاں لال کاغذ
سے منڈھی ہوئیں۔ اُن پر لال کنول بیچ میں دو غدے
روشن ہیں۔ مہندی اور مالیدے کے خوان۔ بڑی بڑی
طوغیں جلتی ہوئیں ساتھ ساتھ ہیں۔ آگے آگے تاشے باجے۔
روشن چوکی والیاں پیچھے پیچھے بادشاہ اور بیگماتیں جشنیاں۔
ترکنیاں۔ خوجے وغیرہ سب چلے جاتے ہیں۔ لو مہندی امام باڑے
میں پہنچی آرائش سب لٹ گئی۔ مہندی مالیدہ۔ طوغیں

درگاہ میں چڑھا دیں۔ آٹھویں تاریخ ہوئی۔ ایلو! آج بادشاہ حضرت عباسؓ کے سقّے بنے۔ لال کھاروے کی ایک لُنگی بندھی ہوئی۔ شربت کی بھری ہوئی مشک کندھے پر رکھے ہوئے۔ معصوموں کو شربت پلا رہے ہیں۔ لو شربت پلا چکے۔ مالیدے پر نیاز دی۔ سب کو بٹوا دیا۔ آج دسویں تاریخ عشرے کا دن ہے۔ مٹی کے آبخورے لمبے گلے کے بیچ میں سے پتلے کورے کورے آئے۔ ان کو کوزیاں کہتے ہیں۔ دودھ اور شربت ان میں بھرا گیا۔ لال لال کلاوے ان کے گلوں میں باندھے تازے تازے تر حلوے کے کونڈے بھر کر رکھے گئے۔ نیاز ہوئی۔ دیکھو چھوٹے چھوٹے بچے دوڑے چلے آتے ہیں۔ ایک ایک دودھ ایک ایک شربت کی کوزی پی۔ حلوا چٹ کر۔ پیسے کوڑیوں کی جھولیاں بھر کیسے اُچھلتے کودتے کلانچیں مارتے چلے جاتے ہیں۔ ظہر کا وقت ہوا۔ بادشاہ برآمد ہوئے۔ موتی مسجد میں عاشورے کی نماز پڑھی۔ دیوان خاص میں حاضری کی تیاری ہوئی۔ ایک بڑا سا دسترخوان بچھا۔ اُسیر شیرمالیں چنی گئیں۔ شیرمالوں پر کباب۔ پنیر۔ پودینہ۔ ادرک مولیاں کتر کے رکھیں۔ بادشاہ نے کھڑے ہو کر نیاز دی۔ ذرا سا

شیرمال۔ کباب۔ پنیر۔ مولی کا ٹکڑا پہلے آپ چکھا۔ پھر ایک ایک شیرمال اور کباب وغیرہ پہلے ولیعہد پھر اور شاہزادوں اور معزز امیروں کو اپنے ہاتھ سے دیا۔ باقی سب کو بٹ گئیں۔ ایلوا! وہ جامع مسجد سے تبرکات نالکی میں رکھے ہوئے۔ آگے آگے سپاہیوں کے تمن باجا بجتا ہوا آئے۔ بادشاہ تعظیم کو کھڑے ہو گئے۔ تبرکات نالکی میں سے نکالکر چوکی پر رکھے گئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جبّہ اور نعلین آنکھوں سے لگائیں۔ حضرت علیؓ کے ہاتھ کا قران شریف سر پر رکھا۔ بوسہ دیا۔ حضرت امام حسن حسینؓ کی خاک شفا کو آنکھوں سے لگایا۔ پھر حضرت صلعم کے موئے مبارک کو گلاب اور خوشبو میں غسل دیا۔ لو اب زنانہ ہوا۔ بیگماتیں آئیں۔ تبرکات کی زیارت کی بادشاہ اور بیگماتیں محل میں داخل ہوئیں۔ تبرکات اُسی طرح نالکی میں باجے گاجے سے جامع مسجد گئے۔ شام کو اسی طرح محل کی درگاہ کے تبرکات کی زیارت کی دیکھو! گوٹا بٹ رہا ہے۔ ٹُن ڈلیاں۔ الائچیاں۔ جوز۔ چھالیا کترے بُھنے ہوئے خربوزوں کے بیج اور دھنیا کترا ہوا کھوپرا اُسمیں ملاکے گوٹا بنایا۔ شیشے اور کاغذ کی پٹیوں اور کارچوبی بٹووں اور

چھوٹی چھوٹی طشتریوں میں رکھ اُن پر مہین مہین رنگین کھوپرے
کے پھول بنا آپس میں بٹ رہا ہے۔ اکثر سلاطین قلعہ میں
تعزیہ داری کرتے تھے۔ فقیر پیک بنتے تھے۔ کوئی نشانچی کوئی
نقیب بنتا تھا۔ کوئی تاشہ۔ کوئی ڈہول۔ کوئی جھانجھ تعزیوں
کے آگے بجاتا تھا۔ کوئی مرثیے پڑہتا تھا۔ مرثیے خوانوں کو ورگاہ
میں سے چار چار طشتریاں جن چکنی ڈلیاں بھنے ہوئے خربوزے
کے بیج اور دھنیے کی بلا کرتی تھیں۔ بڑی دھوم سے عَلَم اٹھاتے
تھے۔ محرم ہوچکا آخری چہارشنبہ آیا۔

آخری چہارشنبہ

صفر جسے تیرہ تیزی کا مہینا کہتے ہیں۔ اس مہینے کی تیرہویں تاریخ
ہوئی۔ دیکھو اچنے کی سلونی گھنگنیاں نون مرچ ڈال کے۔ اور
گیہوں کی پھیکی گھنگنیاں ابال کے اُوپر خشخاش اور کھانڈ ڈال کے
قابوں میں نکال کے نیاز دی۔ پھر بانٹ دیں۔ اسی مہینے کے
آخری بدھ کو بادشاہ نے صبح دربار کیا۔ دیکھو اجواہرخانے کا
داروغہ سونے چاندی کے چھلّے چاندی کی کشتی میں لگا کر لایا چار
چھلّے اسمیں سے دو سونے کے دو چاندی کے بادشاہ نے آپ پہنے۔

دو ولیعہد کو۔ ایک ایک اور شاہزادوں کو اپنے ہاتھ سے دیئے۔ باقی اور امیر امراؤں کو تقسیم ہو گئے۔ سب نے مجرا کیا۔ نذریں دیں۔ دربار برخاست ہوا۔ بادشاہ اپنی بیٹھک میں آئے۔ وہ چاروں چھلے جو آپ پہنے تھے۔ ملکۂ زمانی بادشاہ بیگم کو دیئے۔ تیسرا پہر ہوا۔ دیکھو اکوری کوری ٹھلیاں آئیں۔ پہلے ایک ٹھلیا میں تھوڑا سا پانی اور ایک اشرفی کپڑے میں لپیٹ کر اسمیں ڈالی۔ بادشاہ کے آگے کھڑے ہو کر سر پر سے پیچھے پھینکدی۔ اوہو ہو!! وہ پڑاق ٹھلیا ٹوٹ گئی۔ اشرفی حلال خوری اٹھا لیگئی۔ ایلو اب تھوڑا سا پھونس لاکر جلایا۔ بادشاہ نے اُس کو لانگا۔ لو اب بیگماتوں اور شاہزادوں کو ٹھلیاں تقسیم ہونے لگیں کسی ٹھلیا میں پانچ۔ کسی میں چار۔ کسی میں دو روپے۔ کسی میں ایک ہی روپیہ ڈال۔ کہاریوں کے سر پر رکھوا جسولنیاں کو ساتھ کر سب کے ہاں بھیجدیں۔ سب نے ان کو انعام دیا۔ اور ٹھلیاں لیکر اُسی طرح کھڑے ہو کر توڑ دیں۔ جو کچھ ٹھلیوں میں تہا وہ حلال خوریاں اٹھا لیگئیں۔ تیسرے پہر سبزہ روندنے باغ میں گئے۔ آخری چہار شنبہ کی عیدیاں شاہزادوں کے اُستاد سنہری روپہلی۔ پھولدار کاغذ پر لکھکر لائے۔ شاہزادوں کو عیدیاں اور چھٹی دے۔ عیدیوں کے روپے لے رخصت ہوئے۔

عیدی آخری چہار شنبہ

آخری چارشنبہ ما ہ صفر	جانبِ باغ سیر کن بنگر
ہر کہ امروز میکند شادی	غم نہ بیند بقول پیغمبر

بارہ وفات

ربیع الاول کے مہینے کو بارہ وفات کا مہینا کہتے ہیں پہلی تاریخ اس مہینے کی ہوئی۔ موتی محل میں فرش فروش ہوا۔ بیچ میں بادشاہ کی مسندلگی۔ تیسرے پہر کو بادشاہ برآمد ہوئے۔ دائیں بائیں مشائخ لوگ۔ سامنے قوال آکر بیٹھے۔ گانا شروع ہوا۔ ایلو! مشائخوں میں سے کسی کو حالت آئی۔ دیکھو کیا پٹخنیاں کھا رہا ہے۔ دہو! وہ حال کھیلتے کھیلتے کھڑا ہو گیا۔ بادشاہ اور سب لوگ ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جس شعر پر حالت آئی ہے۔ قوال اسی کو گھڑی گھڑی گائے جاتے ہیں۔ زور زور سے ڈھولکی پیٹے جاتے ہیں۔ لو حال کھیل چکے۔ ہوش میں آگئے۔ چپکے ہو کر بیٹھ گئے۔ بادشاہ اور سب لوگ بھی بیٹھ گئے۔ گانا موقوف ہوا۔ الایچی دانوں کے خوان آئے۔

ختم ہوا۔ الائچی دانے تقسیم ہوئے۔ بادشاہ اپنی بیٹھک میں آ گئے۔ سب لوگ رخصت ہو گئے۔ اب بارہ دن تک روز اسی طرح مجلس اور صبح شام کھانا مشیخوں اور ملنگوں کو ملیگا۔ بارہویں تاریخ ہوئی۔ دیکھو! محل اور مہتاب باغ کی درگاہ میں ٹھاٹھر بندی ہو رہی ہے۔ لال لال کنول اور قمقمے اُن میں دغدغے رکھے گئے۔ رات ہوئی۔ روشنی ہونے لگی۔ پہلے بادشاہ محل کی درگاہ میں آئے۔ ختم ہوا مٹھائی بٹی پھر مہتاب باغ کی درگاہ میں آئے۔ مشائخ جمع ہوئے۔ قوال گانے لگے۔ یہاں ٹبوں کے قہوے پر ختم ہوتا ہے دیکھو! وہ قہوے کی پیالیاں بٹ رہی ہیں۔

عُرس

اسی مہینے کی چودہویں تاریخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا عُرس ہوتا ہے بادشاہ خواجہ صاحب میں آئے اور شہر کی خلقت بھی جمع ہوئی۔ بادشاہ نے مزار پہ کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی۔ گلاب صندل پھول ملا کر چمچے سے قبر پر ڈالا ستر روپے نذر اور بیس روپے کا شامیانہ دس روپے کا قبر پوش چڑھایا۔ ساٹھ روپے خادموں اور مشائخوں کے

کھانا پکوانے کو دیئے۔ ایلو! وہ روشنی اور باجے گاجے سے منہدی آئی۔ دیکھو! گلاب کے شیشے قبر کا غلاف شاہزادوں کے سر پر ہے منہدی کے ساتھ ساتھ چلے آتے ہیں۔ درگاہ میں آکر گلاب کے شیشے اور منہدی چڑھا دی۔ غلاف قبر پر ڈالا ختم ہوا۔ بادشاہ نے محل میں آکر خاصہ کھایا آرام کیا۔ صبح کے ختم میں شامل ہو سب وہاں سے رخصت ہوئے

گیارہویں حضرت غوث الاعظمؒ

ربیع الثانی کے مہینے کو میراں جی کہتے ہیں۔ اس مہینے کی گیارہویں تاریخ ہوئی۔ دیکھو! دیوان خاص کے صحن میں آتشبازی گڑیاں۔ انار۔ پٹاپٹی۔ مہتاب۔ جائی جوہی۔ بہت پھول۔ چھچھوندر۔ چکّر۔ گنج۔ پٹاخے۔ چرخیاں۔ ہوائیاں۔ زمینی گولے۔ آسمانی گولے۔ خدنگ۔ چیدر۔ کوٹھی۔ پنکھیاں۔ سانپ۔ درخت۔ ہاتھی وغیرہ بنے ہوئے ہیں۔ ایک بانس کی کھپچیوں کا بنگلہ سا بنا ہوا اوپر پنّی۔ ابرک لال کاغذ منڈھا ہوا اسکو منہدی کہتے ہیں۔ دیوان خاص میں رکھی گئی۔ دسترخوان بچھا۔ سب طرح کا کھانا چنا گیا۔ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے منہدی روشن کی۔ پھر دسترخوان پر حضرت غوث الاعظمؒ کی نیاز دی۔

آتشبازی چھٹنے لگی۔ کھانا تقسیم ہوا۔ صبح کو مہتاب باغ کی درگاہ میں مشائخ جمع ہوئے۔ بادشاہ آئے۔ ختم ہوا۔ تبرک بٹا۔

سترہویں

اسی مہینے کی سترہویں تاریخ حضرت سلطان نظام الدین اولیاء کا عُرس ہوتا ہے۔ دیکھو! رات کو درگاہ میں مشائخ جمع ہوئے۔ پہلے ختم ہوا۔ پھر قوالی ہونے لگی۔ مشائخوں کو حال آنے لگے۔ صبح کو بادشاہ آئے۔ درگاہ میں فاتحہ پڑھی۔ چار اشرفیاں اور تینتیس ۳۳ روپے درگاہ میں نذر چڑھائی۔ دو سو ۲۰۰ روپے عُرس کے مصارف کے خادموں کو دیے۔ ختم میں شامل ہوئے۔ تبرک کی ہنڈیاں اور پھیٹے[۱] خادم لائے۔ بادشاہ نے ایک اشرفی تبرک کی انکو دی۔ پھر سوار ہوگئے۔ دیکھو! اب شہر کی خلقت آنی شروع ہوئی۔ درگاہ میں نذریں چڑھنے لگیں۔ خادموں کی گوڑی ہونے لگی۔ اپنی اپنی اسامیاں تاک تاک کے۔ دو۔ دو تبرک کی ہنڈیاں۔ کھیلیں۔ بتاشے۔ شکرپارے اُن میں بھرے ہوئے آٹے سے اُنکے منہ بیلے ہوئے۔ خادم اُن کو دیتے ہیں۔ اور

[۱] عمامہ۔ دستار۔ مگر خادم لوگ ایک دس بارہ گرہ کا کپڑے کا ٹکڑا سر سے لپیٹ دیتے ہیں۔

گرہ گرہ بھر کے دھوتر کے سبز اور سفید کپڑے اُنکے سر سے باندھتے
ہیں۔ بہت سی خاطر مدارات کر کے اُن سے کہتے ہیں "ہم آپ کے
دُعاگو قدیم ہیں۔ رات دن آپ کی کامیابی کی درگاہ شریف
میں دعائیں مانگتے ہیں" اپنا معمول اُن سے لے لیتے ہیں۔ اَب
درگاہ شریف میں ناچ ہونے لگا۔ دیکھو! کوئی ناچ دیکھ رہا
ہے۔ کوئی باؤلی میں سیڑھیوں پر بیٹھا نہار رہا ہے۔ کوئی چت
کوئی پٹ تیر رہا ہے۔ کوئی دھما دھم اُوپر سے کود رہا ہے۔
لوگ باولی میں کوڑیاں پیسے پھینک رہے ہیں۔ لڑکے غوطے
لگا لگا کر نکال رہے ہیں۔ سودے والے پکار رہے ہیں
تازی گرما گرم کچوریاں ہیں۔ برفی ہے تازی دودھ کی مکھن
ہے ملائی سے میٹھا۔ کوزے ملائی کی برف کے۔ کسیرو ہیں
میوے۔ گھلے فالسے ہیں شربت کو۔ ڈالی ڈالی کا گھلا ہی
پیوندی ہے۔ سیاہ دیکھیے ہیں ہاتھوں کے۔ کھلونے ہیں
باے بہولوں کے" کوئی مقراض حلوا لئے بیٹھا ہے۔
کوئی کباب لونگچڑے۔ کھجلے۔ شیرمال۔ باقرخانی۔ خمیری روٹی
نہاری بیچ رہا ہے۔ گگڑ والے حقہ پلاتے پھرتے ہیں پنواڑی
گلوریاں بنا رہے ہیں۔ کٹورے چھنک رہے ہیں نالوں والے

فالودہ۔ بن بھتا۔ تخم ریحاں۔ اولے۔ گلاب پاش۔ کٹورے چمچے لئے بیٹھے ہیں۔ لو! دوپہر ہوئی۔ اب میلہ ہمایوں کے مقبرے میں آیا۔ دیکھو تو کوئی بھول بھلیوں میں بھولا بھولا کیسا ہکّا بکّا پھر رہا ہے۔ کوئی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں لیٹا آرام لے رہا ہے ایک طرف تپنگ بازی ہو رہی ہے۔ بگلا۔ کل چڑا ڈوپلکا۔ ڈوپٹا۔ کل دُمّہ۔ کانڑا۔ کنکوا اڑا رہا ہے۔ کل سیری لل دُمی۔ کلیجہ جلی۔ دو بازیریوں دار۔ اُلفن تکلیں بڑھ رہی ہیں۔ ایک دوسرے کی دھیری پکار رہا ہے۔ جو کوئی ہم سے نہ لڑائے اُس کی دھیری ہے۔ لو پینچ لڑ گئے۔ ڈھیلیں چلنے لگیں۔ وہ کسی کا کٹ گیا۔ آہا!!! کیا غل مچایا ہے۔ وہ کاٹا۔ جس بیچارے کا کٹ گیا۔ اُس کا مُنہ تو کیا فق فق ہو رہا ہے۔ کسی کا ہتے برسے اکھڑ گیا۔ کسی کا کنیانے لگا۔ کسی کا چکرا رہا ہے۔ کسی کی دال چھیو ہوگئی۔ کوئی کھچم کر رہا ہے۔ کوئی تھمکیاں دے رہا ہے لو کنکوے بازی ہو چکی۔ اہاہا!!!۔ دیکھنا وہ کسی شاہزادے کی سواری آئی آگے آگے سپاہیوں سے تمن ہیں۔ باجا بجتا آتا ہے۔ نقیب چوبدار پکارتے آتے ہیں۔ صاحب عالم پناہ سلامت

عماری میں آپ بیٹھے ہیں۔ خواصی میں مختار بیٹھا مورچھل کرتا آتا ہے۔ پیچھے سواروں کا رسالہ چلا آتا ہے۔ مقبرے کے دروازے پر فیلبان نے ہاتھی بٹھا دیا۔ سب جلوس ٹھیر گیا۔ سلامی اتاری کہاروں نے نالکی لگا دی۔ نالکی میں سوار ہو ہو کر اندر آئے دو خواصی مورچھل لیکر ادہر ادہر آ گئے۔ اور سب اردگرد ہو گئے۔ نقیب چوبدار آگے آگے "ہٹو بڑہو صاحب کرتے" چلے۔ مقبرے کے چبوترے پر سے پیدل اُتر کر اوپر آے۔ یہاں پہلے سے فرش فروش ایک طرف کیا ہوا ہے۔ سپاہیوں کا پہرہ لگا ہوا ہے اپنی مسند پر بیٹھ نے میلے کی سیر دیکھی۔ ناچ رنگ دیکھ سوار ہو گئے شام تک سب میلے کے لوگ چھپٹ ہوئے۔ اب دیکھو پتوں اور چھلکوں کے ڈھیر۔ مکھیوں کی بھنکار کے سوا کچھ بھی دکھائی دیتا ہے۔ یا تو وہ گہما گہمی تھی یا دیکھو اب کیا سناٹا ہو گیا۔ اب مقبرہ کیسا سائیں کرتا ہے دیکھنے سے جی پریشان ہوتا ہے۔ لو صاحب سترہویں ہو چکی۔

مدار صاحب

جمادی الاول کے مہینے کو مدار کا مہینا کہنے میں پہلی تاریخ ہوئی

قلعہ کے نیچے مدار صاحب کی چھڑیاں کھڑی ہوئیں۔ دیکھو! شام کو
چھیلب وار ڈھول بجاتے۔ مدار صاحب کی چھڑی لئے دیوان خاص
میں آئے۔ بادشاہ بر آمد ہوئے۔ مالیدوں کے خوان آئے چھیلب
وار نے پھولوں کی بدھی مدار صاحب کے سامنے رکھی۔ نیاز ہوئی۔ مالیدہ[۵]
سب کو بٹ گیا۔ بدھی بادشاہ نے پہن لی۔ دیکھو! کیا لمبا لہکا لہرا یا
کرکری تاش کا پھریرا ہے اور چاندی کی کٹوری ہے۔ چھیلب وار
کو دیکر رخصت کیا۔ یہ نشان بادشاہ کی طرف سے مدار صاحب
کی درگاہ میں چڑھے گا۔

خواجہ صاحب کی
چھڑیاں

جمادی الثانی یہ خواجہ معین الدین کا مہینا کہلاتا ہے۔ چودھویں تاریخ
سے قطب صاحب میں دور دور کی خلقت آ کے جمع ہوئی اجمیر شریف
میں حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کا بڑی دھوم سے عرس ہوتا ہے
یہاں سے اکٹھے ہوکر جو لوگ اجمیر شریف جاتے ہیں اسکو میدنی
کہتے ہیں۔ رات کو حضرت قطب صاحب کی درگاہ میں ختم ہوا صبح کو
سولھویں تاریخ میدنی رخصت ہوئی۔ بادشاہ نے چاندی کا نشان

۵۔ جھنڈا۔

تمامی کے پھریرے کا چڑھاوا۔ تھوڑی دور جلوس کی سواری سے مہندی کو پہنچانے گئے۔ دیکھو! جو لوگ اجمیر شریف گئے ہیں اُن کے گھروں میں رات کو خواجہ صاحب کے گیت گائے جاتے ہیں۔ ایلو! اجمیر شریف سے لوگ پھر آئے۔ مانگنے والوں نے دُھوئے ہوئے تل اور چاول اور کھانڈ سینیوں میں لگا کر اُن کو بھیجے۔ اِسکو چاب کہتے ہیں۔ تل ماش اور ٹکے تصدق کو جلیبیوں کے کونڈے کپڑوں کے جوڑے۔ خوان اور کشتیوں میں لگا کر۔ اُنہوں نے وہاں کی سوغاتیں۔ درگاہ کا صندل۔ صندل کی کنگھیاں۔ کنگھے تسبیحاں۔ تھیلی۔ جانمازیاں جے پور کے چادرے۔ انگوچھے۔ رومال۔ چندن ہار۔ ڈلیاں۔ جلیبیں کبوڑی۔ عطر۔ سب کو دیا۔

رجب

اِس مہینے کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے یا چوتھے جمعہ کو مغزو لوں کی تبارک ہوتی ہے۔ دیکھو! اچھی کھانڈ اور میدے کی ٹکیاں۔ وٹیاں اور سونف اور خشخاش لگا کے تنور سے پکوائیں۔ سورۂ تبارک جو قرآن شریف میں ہے۔ چالیس دفعہ پڑھوائی۔ ایک ستھری چوکی

دستر خوان بچھایا اُسپر روٹیاں رکھیں۔ کوری جھجھروں میں پانی بھر کر اور جوڑا۔ تسبیح۔ مسواک۔ جانماز۔ کنگھی۔ جوتی کشتی میں لگا سامنے رکھا۔ اگر سوز میں لوبان روشن کیا۔ نیاز ہوئی۔ بدھنیاں اور جوڑا اور چوتھائی روٹیاں مسجدوں میں بھیجدیں۔ باقی سب کو تقسیم ہوگئیں۔ اسکو تبارک کہتے ہیں۔ اِسی مہینے میں حضرت جلال بخاری کے کونڈے ہوتے ہیں۔ دیکھو بڑے بڑے کونڈے۔ مٹی کے آئے۔ پلاؤ۔ زردہ کھیر انمیں بھر کر نیاز دیکر لٹوادیئے

شب برات

اِس مہینے کی چودہویں تاریخ شاہزادوں کے اُستاد لال سفید چمکتی ہوئی عیدیاں لکھ لکھکر لائے۔ شاہزادوں کو دیں۔

عیدی

آمد شبِ برات جہاں پر چراغ شد	بازار از شگفتن او صحن باغ شد
انار و پھلجڑی و ہوائی و ماہتاب	گلہائے بوستاں ہمہ بیں داغ داغ شد

استادوں کو عیدی کے اشرفی روپیے ملے لفافوں میں چھٹی ہوئی۔ دیکھو! اب کوری کوری ٹھلیاں آبخورے آئے ایک بڑی سی چوکی پر دھو دھلا کر پانی بھر کر رکھے گئے۔ شیرمالیں اور میٹھے کی

رکابیاں۔ قابیں آئیں۔ اگر سوز میں لوبان روشن ہوا حضرت
صلعم۔ حضرت امیر حمزہ۔ حضرت فاطمہؓ۔ بڑبڑبڑے۔ بابر بادشاہ۔
اُوت۔ اور سب اپنے مُردوں کی جد امجد اقابوں۔ شیر مالوں
پانی کے آبخوروں پر۔ اور دودہ پیتے بچے جو مرے اُنکی دودہ
کے آبخوروں پر نیاز ہوئی۔ حضرت فاطمہ کی نیاز کا بیوی زنوں
کو۔ بابر بادشاہ کی نیاز کا خاص اُن کی اولاد کو۔ باقی ہمہ شما کو
بٹ گیا۔ تیسرے پہر کو آتشبازی شاہزادوں اور شاہزادیوں
کو تقسیم ہوئی۔ دیکھو! رات کو بیٹوں کے ہاتھی بھوڈل بھرے
ہوئے مٹی کے۔ اُن کی سونڈ اور سر پہ چراغ بنے ہوئے بیٹیوں
کی ہنڑیاں بنگلے کی صورت کی مٹی کی بنی ہوئیں اوپر چراغ بنے
ہوئے۔ روشن ہوئیں۔ سب نے مبارکباد دی۔ تاشے باجے
نوبت خانے۔ روشن چوکی والیاں باجا بجانے لگیں۔ بڑی
خوشی ہوئی۔ آتشبازی چھٹنے لگی۔ لو اب بادشاہ امام باڑے
میں آئے۔ دیکھو! اپنے ہاتھ سے روشنی کی۔ کنگنی کی کھیر یک
آئی۔ ایک چمچے میں لیکر پہلے ذرا سی آپ چکھی۔ پھر ایک ایک
چمچا سب کو اپنے ہاتھ سے دیا۔ مجرا کرکے سب نے لے لیا۔
اپنی بیٹھک میں آئے۔ خاصہ کھایا۔ آرام کیا۔

رمضان

دیکھو دو دن پہلے شتر سوار چاند کی خبر کو روانہ ہوئے ابر بدلی کے سبب سے جو انتیسویں کو یہاں چاند نہ دکھائی دیا۔ اور کہیں کسی گاؤں قصبے یا پہاڑ پر کسی کو نظر آگیا تو سانڈنی سوار وہاں کے قاضی یا رئیس یا کسی معتبر آدمیوں کی گواہی لکھوا۔ مار امار کر کے حضور میں آئے۔ چاند کی خبر پہنچائی۔ بادشاہ نے عالموں سے فتویٰ لیکر توپوں کا حکم دیا۔ گیارہ توپیں رمضان کے چاند کی چلیں۔ جو انتیسویں کو کہیں چاند نہ دکھائی دیا تو تیسویں کی شام کو توپیں چلیں۔ سب بیگماتیں حرمیں سرتیں ناموسیں چپی والیاں گائنیں شاہزادے شاہزادیاں مبارکباد کو آئیں تاشنے باجے روشن چوکی تو بجانے والیاں مبارکباد بجانے لگیں۔ دیکھو بادشاہ کے ہاں سے پنیر کی چکتیاں۔ مصری کے کوزے سب کو تقسیم ہوئے لو دو گھڑی رات آئی۔ وہ عشا کی اذان ہوئی۔ دیوان خاص میں نماز کی تیاری ہوئی۔ باریدار نے عرض کیا۔ کرامات اجماعت تیار ہے بادشاہ برآمد ہوئے۔ جماعت سے نماز پڑہی۔ ڈیڑھ سیپارہ قرآن شریف کا تراویحوں میں سُنا۔ پھر بیٹھک میں آئے۔ کچھ بات چیت کی ٹھنڈا

نوش کر پلنگ پر آرام کیا۔ ڈیڑھ پہر رات باقی رہی۔ اندر محل۔
باہر نقار خانے۔ اور جامع مسجد میں پہلا ڈنکا سحری کا شروع ہوا
سحری کے خاصے کی تیاری ہونے لگی۔ دوسرے ڈنکے پر دسترخوان
چُنا شروع ہوا۔ تیسرے ڈنکے پر بادشاہ نے سحری کا خاصہ کھایا
بھنڈا نوش فرمایا لو اب چار گھڑی رات باقی رہی۔ وہ صبح کی توپ
چلی۔ کلی کی آب حیات پیا۔ اب کھانا پینا موقوف ہوا۔ روزے کی
نیت کی۔ صبح ہوئی۔ نماز پڑھی۔ درگاہ میں جا کر سلام کر۔
باہر ہوا خوری کو سوار ہوئے۔ سواری پہر کر آئی۔ محل میں
لوگوں کی کچھ عرض و معروض سُنی۔ دوپہر کو ٹنکہ کیا۔
تیسرا پہر ہوا۔ محل میں تنور گرم ہوا۔ بادشاہ کے لئے
دیکھو ایک سنہری کرسی شیر کے سے پایوں کی۔ پشت پر سنہری
پھول پتے کٹے ہوئے۔ مخمل کا گدا نرم نرم اس پر بچھا ہوا تنور
کے سامنے لگی ہوئی ہے۔ بیگماتیں۔ حرمیں۔ شاہزادیاں اپنے
ہاتھ سے بینی۔ روغنی۔ میٹھی روٹیاں۔ کلچے۔ تنور میں
لگا رہی ہیں۔ بادشاہ بیٹھے سیر دیکھ رہے ہیں کسی کی
روٹی اچھی لال لال اتری۔ وہ کیا خوش ہو رہی ہے کسی کی
جل گئی۔ کسی کی تنور میں آ پڑی۔ کسی کی ادھ کچری رہ گئی

دیکھو ان پر کیا قہقہے لگ رہے ہیں۔ بیسوں لوہے کے چولہے
گرم ہیں۔ پتیلیاں ٹھنٹھنا رہی ہیں۔ اپنی اپنی بھاؤں کی چیزیں
آپ پکار رہی ہیں۔ دیکھو پتّی۔ لونیے۔ میتھی کا ساگ ہے۔ کہیں
ہری مرچیں۔ موتیا کے پھولوں کے نیچے کی سبز سبز ڈنڈیاں
بینگن کا دلمہ گھیئے کی تلاجی۔ بادشاہ پسند کریلے۔ بادشاہ
پسند دال ہے کہیں بڑے پھلکیاں۔ پوریاں۔ شامی کباب
تلے جاتے ہیں۔ کہیں سیخوں کے کباب۔ تکوں کے کباب۔
نان پاؤ کے ٹکڑے۔ گاجر کا لچھا اور طرح طرح کی
چیزیں پک رہی ہیں۔ روزے بہلا رہی ہیں۔ ایلو کوئی روزے
خور سامنے آگئی۔ دیکھو اُس کا کیا لکھا ہو رہا ہے۔ کوئی
کہتی ہے روزے خور خدا کا چور۔ ہاتھ میں بیڑا منہ میں کیڑا
کوئی کہتی ہے روزے خوروں پہ کیسا تباہی ہے۔ لوٹی
جوتی پھٹی رزائی ہے۔ آخر یہاں تک اس کا ناک میں دم
کیا کہ کھسیانی ہو کر سامنے سے چلی گئی۔ ایلو وہ کسی کا
روزہ اچھلا۔ ہیں اَے بی یہ کیا ہوا؟ کسی لونڈی باندی
سے کچھ کام بگڑ گیا تھا۔ آپ ہی سارے برتن توڑ پھوڑ
پکتی ہنڈیاں چولہے پر سے پھینک پھنکا۔ آپ ہی منہ

تھوتھاے۔ اٹواٹی کھٹواٹی لئے پڑی ہیں۔ منہ سے بولیں نہ سر سے کھیلیں۔ ایک آتی ہے سمجھاتی ہے۔ دوسری آتی ہے مناتی ہے۔ بُوا خدا کا روزہ رکھو۔ بندوں پہ ظلم توڑو ایسے روزے سے کیا فائدہ؟ کتّے نے نہ فاقہ کیا تم نے کیا۔ ایک دفعہ ہی تیکھی ہو کر جھلا کے بولیں۔ بس بی بس۔ اپنی زبان کو لگام دو۔ اپنی کرنی اپنی بھرنی۔ تم بڑی خدا ترس ہو۔ کھڑی جنت میں جاؤ گی تو اپنے واسطے۔ ہم دوزخ کا کندا بنیں گے تو اپنے واسطے۔ چلو بی چلو۔ اس چنڈالنی کے مُنہ نہ لگو۔ اسکے سر پہ تو آج شیطان چڑھا ہے۔ تھوتھو۔ چھائیں پھوئیں۔ خدا ایسے کے پرچھاویں سے بچائے۔ دیکھو مالنیں دکانیں لگائے محل میں پھُولوں کے گُنتھے گوندھ رہی ہیں۔ سب فصل کے میوے ترکاریاں بیچ رہی ہیں۔ ایک ایک پیسے کی چیز کے چار چار لے رہی ہیں۔ دہی بڑے۔ فالودے پوریوں والیاں سر پر رکھے بیچتی پھرتی ہیں۔ لو عصر کا وقت ہوا۔ نمازیں پڑھ پڑھ کے روزے کشائی کی تیاریاں ہونے لگیں۔ دیکھو ایک طرف گلاس طشتریاں۔ رکابیاں پیالے۔ پیالیاں رنگ برنگ کی۔ چینی کی۔ اوچھے سینیوں میں

لگے ہوئے رکھے ہیں۔ ایک طرف کوری کوری جھجریاں اور صراحیاں۔ کاغذی آبخورے اور پیالے۔ چھوٹے چھوٹے لٹکنوں پر رکھے ہیں۔ اوپر صافیاں پڑی ہوئی ہیں۔ سب ترکاریاں میوے وغیرہ آکر رکھے گئے۔ سب کو چھیل بنا۔ کوئی سادی کسی میں نون مرچیں لگا۔ مونگ کی دال دھو دھلا۔ کچھ کچی۔ کچھ اُبلی کچھ لال مرچوں کی۔ کچھ کالی مرچوں کی بنا بنو کر طشتریوں اور رکابیوں میں لگائیں۔ رنگتروں کو چھیل۔ کھانڈ ملا۔ راحت جان بنا اور کیلے کے قتلے۔ پھوٹوں کا قیمہ کرکے کھانڈ ملا کر پیالوں میں رکھا۔ تلی ہوئی مونگ۔ چنے کی دال بیسن کی سویاں نکتیاں۔ بھنے ہوئے پستے بادام نون مرچ لگے ہوئے۔ بادام پستوں کے نقل۔ چھوارے۔ کشمش وغیرہ طشتریوں میں رکھے۔ انگور۔ انار۔ فالسے۔ تخم ریحاں۔ فالودے میوے کا شربت۔ لیمو کا آبشورہ بنا کر گلاسوں میں رکھا۔ دیکھو اب اپنے ہاتھ کا سالن وغیرہ۔ اور روزہ کشائی آپس میں بٹ رہی ہے۔ میں نے تم کو بھیجی ہے تم نے مجھ کو بھیجی۔ لو اب روزے کا وقت قریب ہے۔ کوئی نڈھال پڑی ہے۔ کوئی کہتی ہے۔ اچھی پیاس کے مارے

حلق میں کانٹے پڑ گئے۔ کوئی کہتی ہے۔ ہائے بھوک کے مارے کلیجہ ٹوٹا جاتا ہے۔ روزے میں کتنی دیر ہے۔ سب کے کان توپ پر لگے ہوئے ہیں ایک ایک پل گن گن کر کاٹ رہی ہیں۔ ہرکاروں کی ڈاک بیٹھی ہوئی ہے۔ ایلو وہ سورج غروب ہوگیا۔ مشرق سے سیاہی اُٹھی۔ روزے کا وقت ہوا۔ بادشاہ نے توپ کا حکم دیا۔ ہرکاروں نے جھنڈیاں ہلائیں۔ وہ روزے کی توپ چلی۔ دہائیں۔ اذانیں ہونے لگیں۔ اسوقت کی خوشی دیکھو۔ کیسی توپ کی آواز سے چونچال ہوگئیں۔ پہلے ذرا سے آب زمزم یا مکے کی کھجور یا چھوارے سے روزہ کھولا پھر شربت کے گلاس ہاتھ میں لے پھوں سے شربت پیا۔ کسی نے پیاس کی بیتابی میں گلاس ہی منہ سے لگا غٹ غٹ پی لیا۔ ذرا ذرا سی دال ترکاری میوہ وغیرہ چکھا۔ پھر نماز پڑھ پڑھ کے گلوریاں کھائیں سارا رمضان اسی چہل پہل میں گزر گیا۔

الوداع

آخری جمعہ کو الوداع کی نماز کی تیاری ہوئی۔ بادشاہ جلوس سے سوار ہوئے جامع مسجد کی سیڑھیوں کے پاس کہاروں نے ہوادار

ہاتھی کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ ہوادار میں سوار ہو جامع مسجد
میں آئے حوض کے پاس آکر ہوادار میں سے اترے خاص بردار
نقیب چوبدار۔ ہٹو بڑہو کرتے پیچھے شاہزادے امیر امرا۔
ادب قاعدے سے اندر آئے۔ دیکھو! امام کے پیچھے بادشاہ
کا مصلّے۔ بائیں طرف ولیعہد کا۔ دائیں طرف اور شاہزادوں
کے مصلے لگے ہوئے ہیں۔ بادشاہ۔ ولیعہد اور شاہزادے
اپنے اپنے مُصلّوں پر آکر بیٹھے۔ امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا۔
امام جی منبر پر کھڑے ہوئے۔ قُور خانہ کے داروغہ نے تلوار
امام جی کے گلے میں ڈالی۔ قبضہ پر ہاتھ رکھکر امام جی نے
خطبہ پڑہنا شروع کیا۔ جب خطبہ پڑھ چکے اور اور بادشاہوں
کے نام لے چکے جسوقت بادشاہ وقت کا نام آیا توشے خانے
کے داروغہ کو حکم ہوا اُس نے امام جی کو خلعت پہنایا۔ تکبیر یہ
تکبیر ہوئی۔ امام نے نیت باندہی۔ سب نے امام کے ساتھ نیت
باندھ لی۔ دو رکعتیں پڑہکر سلام پھیرا۔ دُعا مانگی سنتیں پڑہکر
بادشاہ آثار شریف میں آئے۔ زیارت کی۔ پھر سوار ہوکر قلعہ میں
آئے۔ انتیسویں تاریخ ہوئی۔ سانڈنی سوار چاند کی خبر کو
روانہ ہوئے۔ دیکھو سب کی آنکھیں آسمان پر لگی ہوئی ہیں

اگر چاند دیکھ لیا یا کہیں سے گواہی شاہدی آگئی تو بڑی ہی خوشی ہوئی۔ اوبھی جوان عید ہوئی۔ نقار خانے کے دروازے کے سامنے حوض پر پچیس[۲۵] توپیں عید کے چاند کی دھنا دھن چلیں مبارک سلامت ہونے لگی، شادیانے بجنے لگے رہنیں تو پھر تیسویں کو یہ رسمیں ہوئیں

عید الفطر

رات کو توپیں ڈیرے خیمے فرش فروش عید گاہ روانہ ہوا۔ سواری کا حکم ہوا۔ ہاتھی رنگے گئے۔ صبح کو بادشاہ نے حمام کیا۔ پوشاک بدلی جواہر لگایا۔ خاصے والیوں نے جلدی سے دسترخوان بچھا۔ سویاں۔ دودھ۔ اولے بتاشے چھوارے۔ خشکا۔ کھڑی مسور کی دال اُس پر لگادی۔ بادشاہ نے نیاز دی۔ ذرا ذرا سا چکھ کے کلی کی۔ باہر برآمد ہوئے۔ جسولنی نے خبرداری بولی۔ باہر ترئی ہوئی۔ سب جلوس قاعدے سے کھڑا ہوگیا۔ فوجدار خاں نے ہاتھی بٹھا دیا۔ کہاروں نے ہوادار تلوؤں کے برابر (عماری) لگا دیا۔ بادشاہ ہودے میں سوار ہوئے۔ دیوان عام میں سواری آئی۔ احتشام توپخانے کی توپوں کی اکیس[۲۱] آوازیں ہوئیں قلعہ کے دروازے پر پلٹنوں نے سلامی اتاری۔ اکیس[۲۱] توپیں

چلیں۔ عید گاہ کے دروازے پر سواری پہنچی۔ جلوس دو طرفہ کھڑا ہو گیا سلامی اتاری توپیں سلامی کی چلنے لگیں۔ دروازے پر سے بادشاہ ہوادار میں اور ولیعہد نالکی میں اور سب پیدل عید گاہ کے اندر آئے چبوترے پر سے اتر کر خیمے میں اپنے مصلوں پر کھڑے ہو گئے تکبیر پر تکبیر ہوئی۔ سب نمازیوں نے صفیں درست کیں۔ امام جی کے ساتھ سب نے نیت باندھ لی۔ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا سب کھڑے ہو گئے۔ بادشاہ ولیعہد شاہزادے اپنے مصلوں پر بیٹھے رہے امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا۔ توشخانے کے داروغہ نے امام جی کے گلے میں کلابتونی پرتلہ اور تلوار ڈالی امام جی نے منبر پر کھڑے ہو کر تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھکر خطبہ پڑھا۔ جب بادشاہ کا نام آیا۔ توشہ خانے کے داروغہ نے امام جی کو خلعت پہنایا۔ دعا مانگی۔ خطبہ کی ایک توپ چلی۔ اب دہوپ چڑہگئی تہی۔ بادشاہ نگدمبر میں سوار ہوئے۔ دیوان خاص میں آئے تخت طاؤس پر بیٹھکر دربار کیا۔ نذریں لیں۔ پھولوں کے طرے اور ہار سب کو مرحمت ہوئے محل میں داخل ہوئے۔ چاندی کے تخت پر بیٹھ کر محل کی نذریں لیں خاصہ کھایا سکھ کیا

عید الاضحیٰ

ذی الحجہ کے مہینے کی دسویں تاریخ صبح کو جلوس سے سوار ہوئے عیدگاہ میں آئے۔ دوگانہ ادا کیا۔ دیکھو جو جو باتیں عیدالفطر میں ہوئی تھیں وہی سب اس میں ہوئیں مگر یہ بات اس میں زیادہ ہے کہ عیدگاہ کے اندر جنوب کی طرف ایک بڑا سا خیمہ کھڑا ہے بیچوں بیچ میں ایک چبوترہ بنا ہوا ہے۔ اُسپر بادشاہ کی مسند لگی۔ پیچھے دو خیمے زنانے کھڑے ہوئے ہیں۔ اردگرد بڑے بڑے سراپچے کھچے ہوئے ہیں۔ ایک اونٹ کے بانات کی جھول پڑی ہوئی سینہ پر قناتیں چونے کا نشان کیا ہوا۔ رسوں میں جکڑا ہوا۔ فراش پکڑے کھڑے ہیں۔ دیکھو اب اونٹ کی قربانی ہوتی ہے۔ بادشاہ اونٹ کے پاس آئے۔ فراشوں نے ایک بڑی سی چادر بادشاہ اور اونٹ کے بیچ میں تان لی۔ توپخانے کے داروغہ نے بادشاہ کے ہاتھ میں برچھی دی قاضی نے سلخ خانہ اونٹ کی قربانی کی۔ دعا پڑھوائی۔ بادشاہ نے دعا پڑھکر چونے کے نشان پر اونٹ کے تاک کر برچھی ماری۔ قاضی نے اُسے ذبح کیا۔ بادشاہ سوار ہوکر خیمے کی سہ دری کے پاس آئے۔ الہو یہاں ایک دنبا مہندی میں رنگا ہوا کھڑا ہے۔ بادشاہ نے اُسکی قربانی کی خیمے میں آئے مسند پر بیٹھے۔ بائیں طرف ولیعہد دائیں طرف اور شاہزادے بیٹھ گئے

امیر امرا سامنے ہاتھ باندہکر کھڑے ہوگئے۔ خاصے والوں نے جھٹ پٹ دسترخوان بچھا اونٹ اور دُنبے کی کلیجی کے کباب اور شیر مالیں اُسپر لگا دیں۔ بادشاہ نے پہلے ایک ٹکڑا شیرمال کا اور ذرا سا کباب آپ مُنہ میں ڈالا پھر ولیعہد اور شاہزادوں اور معزز امیروں کو جو حاضر تھے کباب اور شیر مالیں اپنے ہاتھ سے دیں۔ سب نے مجرا کرکے لیں۔ دربار برخاست ہوا خیمے میں زنانہ ہوگیا۔ بیگماتیں آئیں۔ بادشاہ نے خاصہ کھایا۔ تھوڑی دیر ٹھیر کے سوار ہوئے۔ دیوان خاص اور محل میں آکے وہی عید کیطرح دربار کیا۔ نذریں لیں۔ قربانی کی بکرے حیثیت کے موافق سب کے ہاں بھیجے گئے

سلونو

اِس رسم کا ذکر یوں سُنا ہی کہ عزیزالدین عالمگیر ثانی بادشاہ سے اُنکے وزیر غازی الدین خاں کو دشمنی تھی۔ ایکدن ایک ڈھکوسلا بناکر عرض کیا کہ حضور پُرانے کوٹلے میں ایک فقیر صاحبِ کمال آئے ہیں۔ بادشاہ نے حکم دیا اچھّا بلاؤ۔ اُس نے کہا بہت خوب۔ دوسرے دن پرانے کوٹلے میں ایک موقع کا مکان تجویز کر دو آدمی خنجر لیکر وہاں چھپوا کھڑے کر دیئے، اور بادشاہ سے جھوٹ موٹ آکر عرض کیا۔

کہ کرامات فقیر صاحب کہتے ہیں۔ ہم آپ بادشاہ ہیں۔ بادشاہ کو غرض ہے تو آپ ہمارے پاس چلے آئیں۔ بادشاہ کو فقیروں سے بہت اعتقاد تھا۔ فرمایا ہم آپ چلتے ہیں۔ جب کوٹلے میں پہنچے۔ وزیر نے عرض کیا جہاں پناہ! فقیر صاحب یہ بھیڑ بھاڑ دیکھکر ناراض ہونگے۔ بادشاہ نے حکم دیا اچھا سب یہیں ٹھیریں بادشاہ تن تنہا وزیر کے ساتھ اندر گئے۔ جاتے ہی اُن دونوں نابکاروں نے بادشاہ کے خنجریں بھونک دیں اور کام تمام کرکے لاش کو دریا کی طرف نیچے پھینک دیا۔ آپ وہاں سے چنیت بنے۔ وزیر باہر آیا۔ لوگوں نے پوچھا حضور کہاں ہیں؟ کہا فقیر صاحب پاس بیٹھے ہیں۔ مجھ سے خوابگاہ میں سے ایک کاغذ منگوایا ہے وہ لینے جاتا ہوں۔ تم سب یہیں کھڑے رہو میں ابھی اُلٹے پاؤں آتا ہوں۔ یہ فقرہ گھڑ کے یہ بھی وہاں سے سٹک گیا۔ ادہر دریا کیطرف سے کوئی ہندنی چلی آتی تھی کہیں اُس کی نگاہ پڑی کہ کسی کی لاش پڑی ہے پاس آکر دیکھا تو پہچانا کہ ارے یہ تو ہمارے بادشاہ ہیں۔ ہے ہے کس ظلمی نے یہ کام کیا؟ وہیں بیٹھ گئی۔ جب بہت دیر ہوگئی تو یہ لوگ گھبرائے اور ورانہ اندر گھس گئے وہاں دیکھیں تو بادشاہ نہ فقیر۔ اِدہر اُدہر دیکھنے

بھالنے لگے۔ نیچے جھک کر جو دیکھیں تو بادشاہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ اور ایک ہندنی پاس بیٹھی ہوئی نگہبانی کر رہی ہے۔ لاش کو اُٹھا کر لائے۔ نہلا دھلا ہمایوں کے مقبرے میں دفن کیا۔ شاہ عالم بادشاہ نے اُس ہندنی کی اِس خیر خواہی پر کہ اس نے میرے باپ کی لاش کی رکھوالی کی۔ اُسکو اپنی بہن بنایا اور بہت سا کچھ اُسکو دیا۔ بہنوں کی طرح ساری رسمیں اُس سے برتتے رہے وہ بھی بھائی سمجھکر اپنی رسم کے موافق سلونو کے تیوہار کو بہت سی مٹھائی تھالوں میں لیکر آتی تھی اور بادشاہ کے ہاتھ میں سچے موتیوں کی راکھی باندھتی تھی۔ بادشاہ اُسکو اشرفیاں اور روپے دیتے تھے۔ شاہ عالم کے بعد اکبر شاہ نے اُس سے اور بہادر شاہ نے اُسکی اولاد سے یہ رسم نباہی۔

دسہرہ

دسہرہ کے دن بادشاہ نے دربار کیا۔ دیکھو پہلے ایک نیل کنٹھ بادشاہ کے سامنے اڑایا۔ اِلیو وہ بازخانے کا داروغہ باز اور شکرا لیکر آیا۔ بادشاہ نے باز کو لیکر ہاتھ پر بٹھایا۔ لو دربار برخاست ہوا۔ تیسرے پہر کو اصطبل خاص کا داروغہ خاص گھوڑوں کو مہندی سے رنگ لگا

رنگ برنگ کی اینر نقاشی کر سونے روپے کے ساز لگا کر جھروکوں کے نیچے لایا۔ بادشاہ نے گھوڑوں کا ملاحظہ کیا۔ داروغہ کو انعام دیکر رخصت کیا

دوالی

لو آج پہلا دیا ہے۔ دیکھو محل میں سب کی آمدورفت بند ہو گئی۔ سقنیاں۔ دھوبنیں۔ مالنیں۔ کہاریاں۔ حلالخوریاں تین دن تک محل کے باہر نہ نکلنے پائینگی۔ اور نہ کوئی ثابت ترکاریاں محل میں آنے پائینگی۔ بینگن۔ مولی۔ کدو گاجر وغیرہ اگر کسی نے منگائی بھی تو باہر سے ترشی ہوئی آئی۔ اسلیئے کہ کوئی جادو نکرے۔ تیسرے دیے کو دیکھو آج بادشاہ سونے چاندی میں تلیں گے۔ ایک بڑی سی ترازو کھڑی ہوئی۔ ایک طرف پلڑے میں بادشاہ بیٹھے۔ دوسری طرف چاندی سونا وغیرہ بادشاہ کے برابر تول کے محتاجوں کو بانٹ دیا۔ ایک بھینسا۔ کالا کمبل۔ کڑوا تیل۔ ست نجا۔ سونا۔ چاندی۔ نقد وغیرہ بادشاہ پر سے تصدق ہوا۔ قلعہ کی برجوں کی روشنی کا حکم ہوا۔ کھیلیں۔ بتاشے۔ کھانڈ اور مٹی کی کھلونے ہٹڑیاں اور ہاتھی مٹی کے اور گنوں کی پھاندیاں۔ نیبو۔ کہاریاں سر پہ رکھے جسولنیاں اُنکے ساتھ ساتھ گھر گھر بانٹتی پھرتی

ہیں۔ رات کو بیٹوں کے ہاتھی بیٹیوں کی ہٹڑیاں کھیلوں تماشوں
سے بھری گئیں۔ اُنکے آگے روشنی ہوئی۔ نوبت۔ روشن چوکی۔
اور باجا بجنے لگا۔ چاروں کونوں میں ایک ایک گتا کھڑا کیا نیبوؤں
میں ڈورے ڈالکر اُنمیں لٹکا دیے۔ صبح کو وہ گنے اور نیبو حلالخوری
کو دیدیے۔ رتھ بان بیلوں کو بنا سنوار۔ پاؤں میں مینہدی لگا رنگ
برنگ کی اُسپر نقاشی کر۔ سینگوں پر قلعی اور سنگوڑیاں ہاتھوں پر
کارچوبی پٹے اور سنکھ۔ گلوں میں گھنگرو اوپر کارچوبی باناتی
جھولیں پڑی ہوئیں چھم چھم کرتے چلے آتے ہیں۔ بیلوں کو وکھا
انعام اکرام لے اپنے کارخانوں میں گئے دوالی ہوچکی۔

ہولی

دیکھو! ہولی میں جتنے سانگ شہر میں بنے سب بادشاہ کو جھروکوں
کے نیچے آئے۔ انعام لیکر رخصت ہوئے۔

جھروکوں کا زنانہ

دیکھو! بادشاہی جھروکوں کے نیچے باغ ہے۔ باغ کے نیچے دریا بہتا ہے
دریا کے کنارے خیمے کھڑے ہوئے۔ بیچ میں کشتیاں چھوٹی کشتیوں

میں بھی خیمے پڑے۔ زنانے کا حکم ہوا۔ دُور دُور تک ریتی میں پہرے لگ گئے کہ غیر کی بھنبھی بھی نہ دکھائی دے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں اور عورتوں نے دُکانیں لگائیں۔ خضری دروازے سے اُتر کر شاہزادے اور شاہزادیاں۔ محل، نو محلے کے سلاطین اور اُنکی بیگماتیں خیموں میں آکر جمع ہوئیں۔ ایلو وہ بادشاہ کی سواری آئی دیکھنا کہاریاں کیا بے تکان ہوادار کندھوں پر لئے چلی آتی ہیں۔ ساتھ ساتھ خوجے مُورچھل کرتے بھنڈا ہاتھ میں لئے اور حبشنیاں۔ ترکنیاں وغیرہ چلی آتی ہیں وہ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو۔ ایلو سب کھڑے ہوگئے۔ مجرا کیا۔ بادشاہ جہاں نما میں آکے بیٹھے۔ باغ لُوٹنے کا حکم دیا۔ اہا ہا۔ دیکھنا کیا سر پر پاؤں رکھ کے دوڑیں جیسے ٹڈی دل اُمنڈ کر آتا ہے۔ دم بھر میں سارے باغ کو نوچ کھسوٹ ڈالا۔ کسی نے نیبو گھٹوں کی جھولیاں بھر لیں۔ کوئی کیلے کی گیل پکڑے کھڑی ہے۔ ایک ایک کو کھڑی کھینچتی ہے۔ اچھی بُوا آئیو۔ یہ نگوڑی شیطان کی آنت تڑوائیو۔ بھلا اُس لُٹس اور لوٹم لاٹ میں کون کسی کی سُنتا ہے۔ کوئی آموں کے درختوں پر تھپیڑیں مار رہی ہے۔ کوئی چاقو سے سروتوں سے بیٹھی گنّے کاٹ رہی ہے۔ لونڈیاں

باندیاں جو ذرا دل چلی تھیں۔ جھپ جھپ درختوں پر چڑھ گئیں توڑ توڑ کر وہیں بکر بکر کھانے لگیں۔ اہاہا! دیکھنا کوئی تو گر سے نیچے گر پڑی۔ کسی کے کانٹا کسی کے کھڑ پنچ لگی۔ بھوں بھوں بیٹھی رو رہی ہیں۔ دُوئی جُھلسا لگے اس باغ کو۔ مجھ سر مونڈی کے تو کچھ بھی ہاتھ نہ آیا۔ مُفت میں لہو لُہان ہو گئی۔ لو باغ لٹ چکا دیکھو! نیبو نارنگی انار کھٹوں وغیرہ کی جھولیاں بھرے ہاتھوں میں سگنے لئے خوش ہوتی گرتی پڑتی چلی آتی ہیں۔ کوئی بیچاری جو خالی ہاتھ ہے تو کیا خفت کے مارے کتراتی کنیاتی آنکھ چرائے۔ خفیف خفیف اپنا سا مُنہ لئے چلی آتی ہے۔ سب اُس کو چھیڑتی نکّو بناتی چلی آتی ہیں۔ بس خفیف۔ دیکھو ہم یہ جُھولیاں بھر بھر کر لائے۔ لو ہم سے لے لو۔ تم اپنے جی میں نہ کڑھو وہ کہتی ہیں۔ بوا تمہارا تم ہی کو مبارک رہے۔ بھاڑ میں پڑو۔ کیا موئی چار کوڑی کی چیز کے لئے اپنا مُنہ ہاتھ کانٹوں سے نچواتی۔ اپنی ایڑی چوٹی پر سے صدقے کروں۔ ایسی کیا نعمت کی ماں کا کلیجا تھا۔ اہاہا! سچ کہتی ہو۔ تمہاری خفت ہمارے سر آنکھوں پر اچھی یہ بتاؤ پھر تم گئیں کیوں تھیں؟ ایک ایک کا مُنہ تکنے۔ بوا تمہاری

وہی لومڑی کی کہاوت ہے۔ انگور کے درخت کے نیچے آئی۔ خوشے لٹکے ہوئے دیکھکر بہت للچائی۔ بہت سی اُچھلی کودی جب کچھ نہ ہاتھ آیا یہ کہتی چلی گئی ابھی کچے ہیں کون دانت کھٹے کرے لو اب خیموں میں آکر ناچ رنگ دیکھنے لگیں۔ ناؤں میں بیٹھکر دریا کی سیر کرنے لگیں۔ دریا کے کنارے آپس میں چھینٹم چھانٹا لڑنے لگیں۔ دیکھو کسی کا پاؤں کیچڑ میں پھسل گیا۔ ساری لت پت ہو گئی۔ کوئی دلدل میں پھنس گئی۔ انپر کیسے قہقہے پڑ رہے ہیں۔ وہ کھسیانی اور زخمی ہو ہو کر ایک ایک کو چیختی اور پکارتی ہیں۔ اے بی الکی اللہ بی ڈھمکی! اچھی ادہر آئیو۔ ذرا ہمیں اس کیچڑ میں سے نکالیو۔ کوئی تو جان بوجھکر آنا کانی دیتی ہے۔ کوئی کہتی ہے تُو اُٹکی پڑے تمہارے ڈھنگوں پر۔ اچھی کیچڑ میں کیوں جا پھنسیں۔ اللہ رے تمہارا موٹا دیدہ! دلدل میں جا کودیں۔ سچے سچ دریا کو دیکھکر آنکھیں پھٹ گئیں یا دیدے پتھرا گئے۔ غرض خوب سی بولیاں ٹھٹولیاں مار کر انکو نکالا۔ لو اب نکلنے کا وقت آیا بادشاہ کو گلابی پوشاک پہنائی اور سب نے سر سے پاؤں تک گلابی کپڑے پہنے جدہر دیکھو گلابی پوشش دکھائی دیتے ہیں دریا کے کنارے گویا گلابی باغ کھلگیا سب سلاطینوں کے

گلابی کپڑے۔ گلابی پگڑیاں۔ کندھوں پر بندوقیں۔ گلے میں پرتلے۔ کمر میں تلواریں ہیں۔ کوئی صوبہ دار۔ جمعدار۔ دفعدار نشان بردار۔ کوئی تاشے باجے والا۔ کوئی نقیب بنکر اپنی پلٹن جمائے کھڑے ہیں۔ او ہو اوہ چاندی کا پنکھا مہتاب باغ میں سے اُٹھکر دُھوم سے آیا۔ سلاطینوں کی پلٹن سلامی اُتار پنکھے کے آگے ہوئی۔ اُسکے پیچھے تاشے باجے اور روشن چوکی والیاں چلیں۔ اِن کے پیچھے ہوادار میں بادشاہ اور شاہزادے شاہزادیاں۔ سلاطینوں کی بیگماتیں تخت کے اردگرد پنکھے کے ساتھ چلیں۔ درگاہ میں جا کے پنکھا چڑھا دیا۔ بادشاہ اپنی بیٹھک میں آئے اور سب اپنے اپنے گھر گئے۔

باغ کا زنانہ

بادشاہ کے موتی محل کے آگے ایک بہت بڑا باغ ہے حیات بخش اُس کا نام ہے۔ بیچوں بیچ میں ساٹھ گز سے ساٹھ گز چوکور حوض ہے۔ حوض میں جل محل ہے۔ شمال اور جنوب کو آمنے سامنے ساون بھادوں دو مکان سر سے پاؤں تک سنگ مرمر کے ہیں

اُن کے بیچ میں چھوٹے چھوٹے حوض ہیں۔ حوض میں پانی کی چادریں گرتی ہیں۔ چاروں طرف لال پتھر کی بڑی بڑی چار نہریں ہیں۔ اُن میں پانی جاری ہے۔ نہروں کے گرد لال پتھر کی گلکاری کی کیاریاں۔ کیاریوں میں۔ گیندا۔ گل مہندی گل نورنگ۔ شبّو۔ زنبق۔ گل طرہ۔ سورج مکھی وغیرہ کھل رہا ہے۔ موتیا چنبیلی۔ جوئی۔ رائے بیل۔ گلاب۔ سیوتی۔ مدمالتی۔ مولسری کے پھولوں سے سارا باغ مہک رہا ہے۔ بلبل چہک رہی ہے۔ سبزہ لہک رہا ہے۔ دیکھو آم شہد* کوزد۔ بتاشہ۔ بادشاہ پسند۔ محمد شاہی لڈو وغیرہ۔ اور انار امرود۔ جامن۔ رنگترہ۔ نارنگی۔ چکوترہ۔ کھٹّا۔ نیبو۔ انجیر۔ شہتوت بہدانہ۔ فالسہ۔ کھرنی۔ آڑو۔ شفتالو۔ آلوچہ۔ سیب۔ انگور ناسپاتی۔ کمرک۔ بیری۔ کٹھل۔ بڑھل۔ پاکھل۔ گگروندہ۔ وغیرہ کے درخت پھل پھولوں میں لدے ہوتے جھوم رہے ہیں مینہ کا جھمکا لگ رہا ہے۔ مور جھنگار رہے ہیں۔ پپیہا پیہو پیہو کر رہا ہے۔ کویل کوک رہی۔ ایلو وہ باغ کا زنانہ ہوا اور حکم ہوا کہ سر سے پاؤں تک سب لال جوڑے پہنکر آئیں۔ دیکھو سب نے لال جوڑے رنگوائے۔ مارا مار کرکے

* آم کا نام ہے ۱۲

اُن پر مصالحہ ٹھکوائے۔ باغ میں خیمے کھڑے ہوئے۔ حوض کے گرد لکڑیوں کی پاڑیں بندھیں۔ اُن پر فرش ہوا۔ ایکطرف بادشاہ کی جہاں پناہ کھڑی ہوئی۔ حوض میں نواڑے چھوٹے دوکانیں لگیں۔ مالنیں۔ پنواڑنیں۔ اور ترکاری میوے۔ گوٹہ۔ کناری۔ کپڑے والیاں قرینے قرینے سے بیٹھی ہیں۔ بڑے والیاں بڑے اور پوریاں پُھلکیاں تل رہی ہیں۔ کبابنیں کباب لگا رہی ہیں دہی بڑے والیاں دہی بڑے بیچتی پھرتی ہیں۔ بساطی اور سادہ کاروں کے لڑکے طرح طرح کا اسباب اور انگوٹھیاں چھلے لئے بیٹھے ہیں۔ حلوائیوں کے چھوکرے پوریاں کچوریاں مٹھائیاں بیچ رہے ہیں۔ اہاہا! ذرا بچھرہ پلٹنوں کو تو دیکھو۔ کیا چھوٹے چھوٹے لڑکے تلنگوں اور نجیبوں کی سی وردیاں پہنے، بندوق توسدان لگائے۔ قطار باندھے برابر قدم سے قدم ملائے چلے آتے ہیں۔ ایلو ڈھمکناسی توپیں ننّھے ننّھے گولنداز نیلی وردیاں پہنے۔ توپیں کھینچے لئے آتے ہیں جابجا بچھرہ پلٹنوں کے پہرے لگ گئے۔ توپیں الگ ایک جائے کھڑی

[1] چھوٹی کشتیاں۔ قد دنگے ۱۲

ہو گئیں۔ لو باغ کی شادی ہو چکی۔ اب بیگماتیں اور شاہزادیاں آنی شروع ہوئیں۔ لال لال چوچہاتے جوڑے جھمجھماتے پہنے ہوئے۔ سونے میں پیلی موتیوں میں سفید چھم چھم کرتی چلی آتی ہیں۔ ساتھ ساتھ انّا مغلانیاں۔ مانی۔ دادا چھوچھو۔ ہتیا۔ نوکریں۔ چاکریں۔ لونڈیاں۔ باندیاں۔ ہاتھوں چھاؤں اللہ بسم اللہ کرتی۔ صدقے قرباں ہوتی چلی آتی ہیں۔ دیکھنا بلائیں لوں۔ صدقے گئی۔ واری گئی۔ بیچ بیچ میں چلو۔ سفید چادر اوڑھ لو۔ اس چھتّے میں جوتی والا رہتا ہے۔ اور سانپ کا بھی ڈر ہے۔ دور پار شیطان کے کان بہرے۔ کسی کا کہیں سایہ جھپیٹا نہ ہو جائے۔ تو یہ بوڑھا چونڈا کورے استرے سے منڈ جائے۔ جو کسی نے بناؤ ٹوٹوکا ٹونہہ آ لیا۔ انا۔ مانی۔ دادا۔ سب جھاڑ کے اس کے پیچھے جھپٹ گئیں۔ حفت تمہاری نظر تمہارے ویروں۔ رائی نون۔ دیکھو تمہاری ایڑی میں گو لگا ہوا ہے۔ اچھی دیکھیو اُس کلجبی نے ایسا ہو نسا مجھے تو آج اپنی بچی کا منڈا کچھ پھیکا پھیکا دکھائی دیتا ہے۔ ذرا اُس کلمبیاری کے پاؤں تلے کی مٹی چولہے میں جلا دیو۔ دیکھو اب باغ میں چاروں طرف گانا بجانا ہو رہا ہے۔ بیگمیں جھولیں بلکہ جھولوں

اور ہنسنے ولوں میں چہل ہی ہیں۔ ایک ایک پر بولیاں
ٹھٹھولیاں مار رہی ہیں۔ آج تو اس لال جوڑے پر چوٹ ہی
پھوٹ ہوا تم کو کون سنہری جوڑے کو کالی گوٹ لگا کلیجی
پھیپھڑا کر دیا۔ واہ واہ۔ اچھی یہ بڑا سوجھ ہوتا ہے۔ خاک تمہاری
اوادات۔ اچھی تمہیں کیا نہیں سوجھتا۔ دشمنوں کے دیدے پھوٹ
ہو گئے۔ الٹو ٹاٹ کی انگیا مونجھ کا بخیہ۔ درگور تمہاری صورت
یہ موا صدقے کا دوپٹہ اس پر یہ بھاری مصالحہ۔ اہاہا کوّے
کی چونچ میں انار کی کلی۔ اس کلوٹی شکل پر یہ لال جوڑا کیا
کھلتا ہے۔ بی تمہاری وہی کہاوت ہے کہ آ بوا لڑیں لڑے
ہماری بلا۔ بلا لیجائے تمہیں چلا۔ چلو ہونے لگی۔ ذرا سی بات
تم سے پوچھی تھی۔ تم تو جھاڑ کا کانٹا ہو گئیں۔ دیکھنا سسر ڈولی
پاؤں کہار آ ہیں بیوی نو بہار۔ اچھی میں کہتی ہوں تمہارا
کیوں ہٹر اگیا ہے۔ آدمی کدھر اڑ گئے جو اکیلی پائنچے پھڑکاتی
پھرتی ہو۔ اوہو ہو۔ اچھی تمہیں ہماری جان کی قسم۔ ہمارا حلوا
کھائے۔ ہمیں کو ہے ہے کرکے پیٹے جو اس البیلی کی
و بیج کو نہ دیکھے۔ سر گالا منہ بالا سینگ کٹا بچھڑوں میں
ملیں۔ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت۔ لال جوڑا مٹکا کر کیا

ٹھسّے سے بیٹھی ہیں۔ ایلو اِیہ اور قہر توڑا کہ پوپلے منہ میں مِسّی کی دھڑی اور سوکھے سوکھے ہاتھوں میں مینہدی بھی لگی ہوئی ہے۔ اچھی یہ لال کپڑے تو خیر بادشاہ کا حکم ہے۔ مگر کمبخت یہ مینہدی اور مِسّی کی دھڑی جائے بغیر کیا اٹکی سرتی نہ تھی۔ دیکھو لونڈیوں پر غصہ ہو رہا ہے۔ اری گُل بہار۔ نو بہار۔ سبزہ بہار۔ چنپا۔ چنبیلی۔ گُل چمن۔ نرگس۔ مان کنور۔ انند کنور۔ چنچل کنور۔ مبارک قدم۔ نیک قدم۔ کدھر اُڑ گئیں؟ ایلو اوہ باغ میں کدکڑے لگاتی پھرتی ہیں۔ سِگڈّے مارتی پھرتی ہیں۔ بھلاری علامہ دہر۔ قطامہ چڑیل۔ مالزادی۔ قحبہ۔ بچی سرمونڈی۔ ناک کاٹی۔ ایسی شتر بے مہار ہوگئیں۔ ایسا دیدے کا ڈر نکل گیا۔ سب کو ازار میں ڈال کر پہن لیا۔ کام کاج پر دیدہ ہی نہیں لگتا۔ ایک جائے پاؤں ہی نہیں ٹِکتا۔ جلے پاؤں کی بلّی کی طرح نچلی ہی نہیں بیٹھتیں۔ سارے باغ کے جالے لیتی پھرتی ہیں۔ میں لہو کے گھونٹ بیٹھی گھونٹ رہی ہوں۔ کیسے تنکلے کے سے بل نکالتی ہوں۔ کوئی دن کو یاد کرو۔ بجّو نکو شور مل رہا ہے۔ بوا تم بھی کیا نین سُنتی ہو۔ ذرا ذرا سی بات پہ ٹسوے بہاتی ہو۔ ایسی کیا انوکھی۔ اچھی جانِ آدم۔ نعمت کی

ماں کا کلیجہ چیل کا موت۔ عنقا چیز تھی جو تم ایسی بلک گئیں۔ چھوٹی بہن تھی اگر اس نے لے لیا تو کیا ہوا۔ آؤ میں تمہیں اور منگا دوں گی۔ اچھی دیکھتی ہو اس فتنی کو کیا شیطان چڑھا ہے کیسے دہیئے مچار کھے ہیں۔ اپنا لہو پانی ایک کئے ڈالتی ہے۔ کسی عنوان نہیں بہلتی۔ ارے کاکا! ارے فلاں قلی! جائیو بیوی کے لئے یہ چیز لائیو۔ بیگم صاحب میں ابھی دیکھکر آیا ہوں کسی دکان پر نہیں ہے۔ ایسا کیا بازار میں اوڑا پڑ گیا۔ یہ حرامی تکا۔ مادر بخطا۔ کام چور نوالہ حاضر یہیں سے بیٹھا بھیگی بلی بتا رہا ہے۔ ٹالم ٹولے کرتا ہے۔ اری یاقوت اری زمرد تو جاکر جہاں سے ملے ابھی ڈھونڈ کے لیکر آ۔ ایلو یہ مواغارتی کہیں سے یہ موٹے موٹے مچنگڑ موئے لچکونڈرے اپنے نگلنے اور ٹھوسنے کو اٹھا لایا۔ یہ تم ہی بیٹھکر ٹھورو۔ کھانے کو بسم اللہ۔ کام کو نعوذ باللہ۔ یہ ہمارے نمک کا اثر ہے ان کی کیا خطا ہے؟ چلو اٹھو نئر و ٹھو آؤ من جاؤ غصے کو تھوک دو۔ بہت چوچلے نہ بگھارو۔ مجھے یہ نکتوڑے نہیں بھاتے آپس میں بیر اگھیری۔ کٹم کٹا نہیں کرتے۔ ایک توے کی روٹی کیا چھوٹی کیا موٹی۔ مجھے تو دونو آنکھیں برابر ہیں تم کیا جنت میں لیجاؤ گے

وہ کیا مجھے وزن دکھ بینگی۔ چڑو نہیں ہنستی نہ منسو۔ جو تم ہی نوکتے
تم بڑے ہم چھوٹے۔ ایلو وہ چھوٹی بہن کیا کہہ رہی ہے
ہم بھی جلے کو جلا ئیں گے۔ نون مرچیں لگا ئیں گے۔
لو اب دو گھڑی باقی رہا حضور کی آمد آمد کی خبر ہوئی۔ وہ
جسولنی نے آواز دی خبردار ہو۔ سواری آئی۔ دیکھو
بادشاہ کی بھی لال پوشاک ہے۔ لال ہی رنگے ہوئے
ہما کے پروں کے مورچھل ہیں۔ جھجھیر وپلٹنوں نے سلامی
اتاری۔ چھوٹی چھوٹی توپیں دغنے لگیں۔ سب حوض تک پہنچیں
بادشاہ اپنی جہاں نما میں آئے۔ سروقد کھڑے ہوکر سب نے
آداب مجرا کیا۔ دیکھو حوض کے گرد لو یکلخت لالہ کھل گیا۔
ایلو وہ باغ لوٹنے کا حکم ہوا۔ اہاہا! دیکھنا کیسی بے تحاشا
گرتی پڑتی تو مجھیر تب تجھپر دوڑیں۔ کوئی جھپیٹ میں آکر گر
پڑی۔ دیکھو! اناّ۔ دوا کیسی جھپیڑا جلاتی بلبلاتی دوڑیں جھٹ
جھاڑ پونچھ کے اٹھالیا۔ ایک لوٹا پانی کا اس جانے
چھڑک دیا۔ لاکھوں ٹھٹھے کتری کر رہی ہیں۔ تجھ گرانے
والی کو جہان اسکی دائی نے ہاتھ دھوتے قربان کروں۔ ایسی خرمستہ
ہوگئیں۔ آنکھوں پر چربی چھاگئی۔ ہے ہے یہ کیا اللہ۔ مانتا آگیا۔ انٹھیں

دیں روڑے اچھلے۔ نہیں بی دوا میرے چوٹ ووٹ کہیں
نہیں لگی۔ تم ناحق اتنے پچھڑ دلالے مچاتی ہو۔ کھیل میں شاہ وگدا
برابر ہے دیکھو درختوں کو بلا کی طرح جا کر لپٹ گئیں۔ پھل
پھول پتوں تک نوچ کھسوٹ ڈالے۔ بیویاں جھولی پھیلائے
نیچے کھڑی ہیں۔ لونڈیاں باندیاں اوپر سے توڑ توڑ کر انکی
گودی میں ڈالتی جاتی ہیں۔ کوئی کہتی ہے اچھی میری دردانہ
دلشاد مجھے وہ رنگترہ توڑ دے۔ کوئی کہتی ہے اچھی میری
اچپل تو مجھے وہ بڑا سا کھٹا توڑ دے۔ میں تجھے ایک روپیہ
دوں گی۔ ایلو ایک جو آئیں انھیں کچھہ نہ ملا تو وہ کسی کی
گودی کسی کے ہاتھ میں سے اُچک لیگئیں یہ منہ تکتی کی تکتی
رہگئیں۔ بولی چوردں پر مور پڑے اپنے کچھ ہاتھ نہ آیا تو
خفت اتارنے کو اوروں کا لوٹ لیا۔ اب یہ سرخرو چونڈا
ایمان بھونڈا سب میں بیٹھکر شیخیاں بگھارینگی۔ ہم بھی لوٹ
لائے۔ میں بھی کوس کوس کے ڈہیر کرونگی۔ الہی چھریاں۔
کٹاون۔ انتی ساز۔ زہر بار ہووے۔ لو اب شام ہو گئی۔
دونو وقت ملتے ہیں۔ جھٹ پٹا ہو گیا۔ بس صاحبوں چلو چاند
نے کھیت کیا۔ چاندنی چھٹکی۔ چاند کی بہار لوٹو۔ دیکھو آپ

حوض اور نہر کی پٹریوں پر بیٹھیں چاندنی منا رہی ہیں۔ نواڑوں
میں بیٹھی حوض میں پھر رہی ہیں۔ سفید سفید پھولوں کے کنٹھے
گلے میں۔ کانوں میں پھولوں کی بالیاں۔ لال لال کپڑوں
پر عجب بہار دکھا رہی ہیں۔ کہیں ڈھولکی بج رہی ہے۔
گانا ہو رہا ہے۔ کہیں دس گھرا پچیسی۔ قصے۔ کہانیاں۔
پہیلیاں۔ مکریاں ہو رہی ہیں۔ دس بیس ملکر کھڑی ہو گئیں
آؤ بھئی آنکھ مچولی کھیلیں۔ قطار باندھ کے ایک نے
سامنے کھڑے ہو کر کہنا شروع کیا۔ اڑنگ بڑنگ طوطی
زبر تنگ۔ مائی جی کا تھان۔ کھیلے چوگان سر یا سر بس یہ تو
یہ دس جسکے نام پر دس آتا گیا اس کو نکالتی گئی۔ اخیر میں
جس کے نام پر دس آیا۔ وہ چور بنی۔ ایک بڑی بوڑھی کو
بیچ میں دائی بنا کر بٹھا دیا۔ دائی نے چور کی آنکھیں بھیچیں
اور سب نے کہا تمہاری گود میں کیا۔ چور نے کہا مٹر۔
انھوں نے کہا تمہاری آنکھیں چٹر پٹر ہو دیں جو تم آنکھیں
کھولو۔ یہ کہکر کونوں کھتروں میں جا چھپیں۔ ایک نے آواز
دی۔ چور چھوٹے دائی کی بلا ٹوٹے۔ دائی نے چور کی آنکھیں
کھولدیں چور ہکا بکا ادھر ادھر دیکھتی پھرتی ہر ڈھونڈ بھال کے

ایک آدھ کو پکڑا۔ وہ جھپ بیٹھ گئی۔ چور کو کہنے لگی ہٹو بھئی یہ کیا سہی ہے۔ گاڑی بھر رستہ دو۔ چور نے رستہ دیا۔ اور نکل نکل کے بھاگیں۔ چور اُنکے پیچھے دوڑی۔ کسی نے دوڑکے دائی کو چھو لیا۔ اور کہا دائی دائی۔ تیرے ساتوں بھائی۔ دوڑنے میں کوئی چور کے ہاتھ لگ گئی۔ یا ذرا سا چور کا ہاتھ بھی کسی کو لگ گیا۔ یا سات دفعہ سے کوئی زیادہ بیٹھی۔ تو اب یہ چور بنی اور جو سات دفعہ چور بنی اسکا ایک ہاتھ ٹخنے سے ملا کر آدھے دوپٹے سے باندھا۔ آدھا دوپٹہ ہاتھ میں پکڑے سارے میں لئے کہتی پھرتی ہیں۔ ہاریں ساتوں لینڈ بہاریں۔ جب اُس نے تھک کر ناچار اقرار کیا۔ ہاں بھئی بہاری۔ جب اُسکی ٹانگ کھولی۔ سات دن تک اسی طرح روز نئے سج دھج۔ انوکھے کھیل۔ نرالی باتیں ہوتی رہیں۔ آٹھویں جمعرات کو نکلنے کی تیاری ہوئی۔ وہ بھاری بھاری تلوان نئی نئی ٹکن کے لال لال جوڑے۔ سونے کے سچے جڑاؤ اور موتیوں کے گہنے پہنے۔ نک سے تک بناؤ سنگار کئے سارے شہر کی عورتیں امنڈ آئیں باغ گوناگوں ہو گیا۔ دیکھنے والے اش اش کرتے ہیں طوطیاں ہاتھ پسارتی ہیں۔ لو۔ ب چار گھڑی دن باقی رہا چاندنی چوک کے

باغ سے پنکھا اُٹھا۔ دیکھو ہاتھی پر سونے کا پنکھا نیچے سچے موتیوں کی جھالر۔ اُس میں سچے آویزے۔ اوپر سونے کا مور۔ اُسکے پیٹ میں گلاب کیوڑا بھرا ہوا۔ پنجوں میں سے نکل نکل کے سب کو معطر کرتا جاتا ہے آگے آگے پھولوں کی چھڑیاں۔ نفیری بجتی ہوئی۔ ہزارے چھوٹتے ہوئے۔ سپاہیوں کے تمن باجا بجاتے ہوئے۔ پیچھے سلاطین اور امیر امرا۔ ہاتھیوں پر سوار۔ دوطرفہ آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ۔ اس دہوم دھام سے باغ کے دروازے پر پنکھا پہنچا۔ سب لوگ باہر ٹھیر گئے۔ سلاطین پنکھا لیکر اندر آئے۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ چھوٹی چھوٹی تو میں ننھے ننھے گولنداز وہنا دھن چھوڑنے لگے۔ پہرہ پلٹنیں سلامی اتار آگے ہوئیں۔ اُن کے پیچھے تاشے باجے روشن چوکی والیاں۔ تاشہ۔ ڈہول۔ جھانج۔ طبلہ۔ نفیری بجاتی چلیں۔ اُنکے پیچھے سلاطین پنکھا لئے ہوئے۔ پنکھے کے پیچھے بادشاہ ہوادار میں سوار۔ خوجے مورچھل کرتے حبشنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں۔ اردابیگنیاں۔ بٹو بچو کرتی۔ جسولنیاں خبردار ی پکارتی۔ شاہزادے تخت کا پایہ پکڑے۔ شاہزادیاں۔ سلاطینوں کی

بیگماتیں۔ نوکریں۔ چاکریں۔ لونڈیاں۔ باندیاں۔ شہر کی عورتیں پیچھے ساتھ ساتھ چلیں۔ اس وقت کی بہار دیکھو کبھی میٹھی میٹھی پھوار پڑتی ہے۔ کبھی پُھنّیاں پُھنّیاں برسنے لگتا ہے۔ آسمان پر کالی گھٹا گھنگور گھمنڈ رہی ہے۔ زمین پر دیکھو تو لال گھٹا کس طور اُمنڈ رہی ہے۔ اِدہر بادل کی گرج۔ بجلی کی چمک۔ اُدہر گوٹے کی جھمک۔ جواہر کی دمک سے آنکھوں میں چکا چوندی آتی ہے۔ نفیری کی آواز قہر ڈہاتی ہے۔ محل میں گلیوں میں عورتوں کے غٹ کے غٹ (غول کے غول ۱۲) چلے آتے ہیں۔ کوٹھوں پر ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے ہیں کہیں تل دہرنے کو جائے نہیں۔ تھالی پھینکو تو سر ہی پر گری جدہر نگاہ اُٹھا کر دیکھو۔ ایک چھت۔ بیر بہٹیاں سی دکھائی دیتی ہیں اس تجمل اور کروفر سے درگاہ میں شام کو پنکھا چڑہا کر پھر سب باغ میں آئے۔ روشنی کی تیاری ہوئی۔ حوض کے چوگرد نہر کی پٹڑیوں پر دورستہ بانسوں کے ٹھاٹھروں میں لال لال کنول۔ اُن میں دغدغے روشن ہوئے۔ چاروں طرف سے آگ سی لگ گئی۔ نواڑوں (چھوٹی کشتیاں ۱۲) میں روشنی جیسے چھلاوے حوض میں پھر رہے ہیں۔ درختوں میں

قمقمے جگنو کی طرح چمک رہے ہیں۔ کہیں بین بادشاہزادی کا سانگ بن رہا ہے۔ کہیں ناچ رنگ ہو رہا ہے۔ رات اسی سیر و تماشے میں گزری۔ صبح کو سب اپنے اپنے گھر گئے۔ لو میلہ ہوچکا

پھول والوں کی سیر

دلّی سے سات کوس جنوب کیطرف مہرولی ایک گاؤں ہے۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے اِس سبب سے یہ گاؤں خواجہ صاحب یا قطب صاحب کرکے مشہور رہے بادشاہوں کے بڑے بڑے نامی مکان بنائے ہوئے یہاں موجود ہیں اور امیروں نے بھی سیر کے واسطے یہاں مکان بنائے ہیں۔ برسات میں یہاں عجب کیفیت ہوتی ہے اکبرشاہ بادشاہ ثانی کو یہاں کی آب و ہوا موافق تھی اور سیر بہت پسند تھی۔ اس سبب سے برسات کے موسم میں یہاں آکر رہتے تھے۔ جس زمانے میں مرزا جہانگیر اکبرشاہ کے چاہیتے بیٹے نظر بند ہوکے الہ آباد بھیجے گئے تھے تو نواب ممتاز محل اُنکی والدہ نے یہ منّت مانی تھی کہ مرزا جہانگیر چھٹ کر آئینگے تو حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر پھولوں کا چھپر کھٹ اور غلاف

بڑی دھوم دھام سے چڑھاؤ نگی۔ جب مرزا جہانگیر چھٹ کر آئے تو اُنکی والدہ نے اپنی منّت پوری کی۔ غلاف اور پھولوں کا چھپر کھٹ اور چھپر کھٹ میں پھول والوں نے اپنا ایجاد ایک پھولوں کا پنکھا بھی بنا کر لٹکا دیا تہا۔ حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر چڑھایا اور بہت سا کھانا دانا فقیروں کو لُٹایا۔ بادشاہ کی خوشی کے سبب سے سارے قلعہ کے لوگ۔ اور شہر کی خلقت جمع ہو گئی۔ گویا ایک بڑا بھاری میلہ ہو گیا۔ اکبر شاہ بادشاہ کو یہ میلہ بہت پسند آیا۔ ہر برس ساون کے مہینے میں مقرر کر دیا۔ دو سو روپے پھول والوں کو پنکھے کی تیاری اور انعام کے جیب خاص سے ملتے تھے اور ہر برس یہ میلہ ہوتا تہا۔ بلکہ اب بھی ہوتا ہے۔ جس کا جی چاہے دیکھ لے۔ دیکھو مہینوں پہلے بادشاہ کے ہاں پنکھے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ رنگ برنگ کے جوڑے طرح طرح کے اُن پر مصالحے ٹک رہے ہیں۔ فراش۔ سپاہی اور سب کارخانوں کے لوگ خواجہ صاحب روانہ ہوئے دیوان خاص بادشاہی محل جھاڑ جھوڑ۔ فرش۔ فروش۔ چلون پردے لگا آراستہ کیا۔ ایک دن پہلے محل کا تانتا روانہ ہوا۔ خاصگی رتھوں میں

توڑے داریں۔ تصرّفی میں سب کارخانے والیاں نوکریں
عزت دار ۱۲
چاکریں لونڈیاں باندیاں ہیں۔ خوجے سپاہی ساتھ ساتھ چلے
جاتے ہیں۔ خمریاں رتھوں کے ساتھ ساتھ دیکھو کیسی دوڑتی
اور مانگتی جاتی ہیں۔ اللہ خیریں ہی خیریں رہینگی۔ تیرے من
کی مرادیں ملینگی ملینگی۔ تجھے حق نے دیا ہے دیا ہے تیرے
بٹوے میں پیسہ دہرا ہے دہرا ہے۔ تجھے مولیٰ نوازے
دیجا دیجا۔ دوسرے دن صبح کو بادشاہ سوار ہوئے
چڑ ہی بڑہی بیگماتیں اور شاہزادے نالکی اور عماریوں میں
ساتھ ہوئے۔ شہر کے باہر سواری آئی۔ جلوس ٹھیر گیا۔ سلامی
اُتار قلعہ کو رخصت ہوا۔ چھڑی سواری مبادارِیا سایہ دار تخت
یا چھ گھوڑوں کی بگھی میں خواجہ صاحب میں داخل ہوئے
دیکھو سنہری بگھی اُوپر نالکی نما بنگلہ۔ اُوپر چھجہ۔ اُن پر سنہری
کلسیاں ہیں۔ کوچبان لال لال بانات کی کمریاں۔
پھندنے دار گردان ٹوپیاں۔ کلابتونی کام کی پہنے ہوئے
گھوڑوں کی پیٹھ پر بیٹھے ہانکتے جاتے ہیں۔ آگے آگے سانڈنی
سوار۔ پیچھے سواروں کا رسالہ۔ آبدار بھنڈا لئے۔ چوبدار عصا لئے
گھوڑوں پر سوار بگھی کے ساتھ ساتھ اُڑے جاتے ہیں۔ ایلو بادشاہی محل سے

لیکر تالاب اور جھرنہ اور امریّوں اور ناظر کے باغ تک زنانہ
ہو گیا۔ جا بجا سراپنچے کھنچ گئے۔ سپاہی اور خوجوں کے پہرے
لگ گئے۔ کیا مقدور غیر مرد کے نام کا پّشہ بھی کہیں دکھائی دیجا۔
محل کی جنگلی دیوڑہی سے بادشاہ ہوادارمیں اور ملکہ زمانی۔
تام جھام میں اور سب ساتھ سواری کے جھرنے پر آئے۔
بادشاہ اور ملکہ زمانی بارہ دری میں بیٹھے۔ اور سب اِدھر اُدھر
سیر کرنے لگیں۔ کڑاھیاں چڑھگئیں۔ پکوان ہونے لگے۔ امریوں
میں جھولے پڑگئے۔ سودے والیاں آبیٹھیں۔ دیکھو کوئی
حوض اور نہر کی پٹڑیوں پر ٹلک ٹلک پھرتی ہے۔ کوئی
کھڑا نویں پہنے کھڑکھڑ کرتی ہے۔ کوئی آپس میں ہاتھ پکڑے
ٹھمک چال چلی آتی ہے۔ کوئی امریوں میں جھولے پر بیٹھی
گاتی ہے۔ جھولا کن ڈالو ہے امریّاں۔ باگ اندھیری تال
کنارے۔ مورلا جھنگارے بادر کارے برسن لاگیں بوندیں
پُھنیّاں پُھنیّاں۔ جھولا کن ڈالو ہے امریّاں۔ سب سکھی
مل گئیں بھُول بھلیاں۔ بھولی بھولی ڈولیں شوق رنگ
سیّاں۔ جھولا کن ڈالو ہے امریاں ✣ اہلو ایک کھڑی ایک کو
ٹلسا رہی ہے۔ اے بی زناخی۔ لے بی دشمن۔ لے بی جانِ من۔

اچھی چلو پھسلنے پتھر پر سے پھسلیں۔ وہ کہتی ہیں بی ہوش میں آؤ۔ اپنے حواسوں سے صدقہ دو۔ اپنی عقل کے ناخون لو۔ کہیں کسی کا ہاتھ مُنہ تڑواؤ گی۔ انّا دوا سمجھانے لگیں۔ واری کہیں بیویاں بادشاہزادیاں بھی پتھروں پر سے پھسلتی ہیں۔ لونڈیوں۔ باندیوں کو پھسلواؤ۔ آپ سیر دیکھو۔ چلو بی میں تمہارے پہلاسٹروں میں نہیں آتی۔ تم یوں ہی چھیڑ دلالے کیا کرتی ہو۔ نہیں نہیں ہم تو آپ ہی پھسلیں گے۔ اچھا تم نہیں مانتیں تو دیکھو میں حضور سے جاکر عرض کرتی ہوں۔ دیکھنا کیا کان دبا کے جھٹ چپکی ہو بیٹھیں۔ وہ جھوم جھوم بادلوں کا آنا اور بجلی کا کوندنا۔ مینہ کی چھم چھم پانی کا شور ہوا کی سائیں سائیں کوئل کی کوک پپیہے کی آواز۔ مور کی جھنگار۔ گانے کی للکار۔ عجب بہار۔ دکہارہی ہے۔ پہاڑوں پر سبزہ لہلہا رہا ہے۔ رنگین کپڑوں سے لالۂ نافرمان کھِل رہا ہے۔ مینہ سے رنگ کٹ کٹ کے رنگیں پانی بہ رہا ہے۔ آم کا ٹپکا لگ رہا ہے جامنیں ٹپاٹپ گر رہی ہیں۔ دیکھو کیسی دوڑ دوڑ کے اٹھا رہی ہیں۔ لو شام ہوئی جسولنی نے آواز دی خبردار ہوشیار بادشاہ سوار ہوئے۔ ایلو

بہلاوے میں ۱۲

وہ سب کچھ پھینک پھنکا سواری کیساتھ ہولیں۔ نوکریں چاکریں گٹھری مٹھری سنیت سنبھال پیچھے بلو تیو کرتی دوڑیں۔ لو اب پندرہ دن تک اسی طرح روز جھرنے اور تالاب اور لاٹھ کا زنانہ ہوگا۔ اور اسی سیر تماشے میں گزریگا۔ تین دن سیر کے باقی رہے۔ پہول والوں نے بادشاہ کو عرضی دی۔ دوسو روپیہ جیب خاص سے انکو پنکھے کی تیاری کا مرحمت ہوا۔ تاریخ ٹھیر گئی۔ شہر میں نفیری بج گئی۔ جھرنے کا زنانہ موقوف ہوا دیکھو اب شہر کی خلقت آنی شروع ہوئی جن کے مکان تھے وہ تو اپنے مکانوں میں آ دبکے اور مقدور والوں نے سنو سنو ڈوڈو سو پچاس پچاس روپے کو تین دن کے لئے کرایہ کو لے لئے۔ غریب غربا کو جہاں جائے ملگئی وہیں بیچارے اتر پڑے۔ بعضے فاقہ مست لنگوٹی میں مست رہنے والے عین دن کے دن روٹیاں گھر سے پکوا۔ کپڑے بغل میں مار پنکھا دیکھنے پہنچے۔ پنکھا درگاہ تک بھی نہ پہنچنے پایا کہ وہ اپنے گھر کو چنپت بنے۔ لو صاحب یہ بھی لہو لگا کر شہیدوں میں ملگئے۔ جمعرات کے دن سارے شہر کے امیر غریب دکاندار بزاری بزادی جمع ہوگئے۔ شہر سنسان ہوگیا

یہاں کی کیفیت دیکھو کسی مکان میں اُجلے اُجلے فرش۔ زربفتی مسند تکیے۔ چاندی کے پلنگ۔ باناتی پردے۔ مہین مہین چلونیں پھولدار تنگیرے۔ ہنڈیاں۔ دیوارگیریاں۔ آئینے جھاڑ فانوس لگے ہوئے ہیں۔ تھئی تھئی ناچ ہو رہا ہے۔ دیگیں کھڑک رہی ہیں بریانی۔ تنجن۔ قورمہ پک رہا ہے۔ قہقہے۔ چہچہے اڑ رہے ہیں۔ کہیں خیمے ایک چوبے دو چوبے۔ بیچوبے۔ راوٹیاں کھڑی ہیں۔ آپس میں بیٹھے کھلی ٹھٹے مذاق کر رہے ہیں۔ ناچ رنگ ہو رہا ہے۔ پراٹھے۔ دودھ۔ پھینیاں اڑ رہی ہیں کہیں پوری کچوری۔ لڈو۔ برفی کی چکھوتیاں ہو رہی ہیں کوئی دہی بڑوں کے چٹخارے لے رہا ہے۔ کوئی بیچارہ بیٹھا تندور کی آس تک رہا ہے۔ کوئی جھرنے میں دہادہم کود رہا ہے۔ کوئی پھسلنے پتھر پر پھسل رہا ہے۔ کہیں پہلوانوں کے کمالے ہو رہے ہیں۔ کوئی امریوں میں جھولے پر کھڑا پینگ (داؤں پیچ) چڑھا رہا ہے۔ کوئی تالاب میں تیر رہا ہے۔ سودے والے آواز لگا رہے ہیں۔ کالی ہی بھونرالی جامنیں ہیں نون والی ہی لے نمکین۔ نون کے تباشے لو! پال والا (آم) ہی لے لڈو ہیں جھرنے کا تباشا ہی گولر (جامن) ہیں!

کیلا ہے مصری کا۔ بھٹے ہیں ہری ڈالی کے۔ سنگھاڑے ہیں
تلاؤ کے ہرے دودیا۔ چاٹ ہے نیبو کے رس کی۔ دہی بڑے
ہیں مصالحہ کے۔ سقے کھڑے کٹورے بجارہے ہیں۔ کیا برف
کی کھرچن ہے۔ پانچوں کپڑے ہی سرد ہیں۔ کوئی سبیل
پکار رہا ہے۔ پیاسوں سبیل ہے مولیٰ کے نام کی۔ کوئی کہتا
ہے تیرے پاس ہے تو دیجا نہیں پی جا راہ مولیٰ۔ گڑ والے
حقہ پلاتے پھرتے ہیں۔ ہیجڑے دکانوں پر چھلا دے مورے
سائیں گاتے اور مانگتے پھرتے ہیں۔ تونتگی والے گارہے ہیں
ہم پردیسی پاؤنے جورین کیو بسرام۔ بھور بھئے اٹھ جائینگے
سبے تہاروگام۔ ہم پردیسی رے کہ جائیا ہم پردیسی رے۔ مداری
کے تماشے۔ یہاں چھل بٹے ہورہے ہیں۔ شہدے امیروں
کے مکانوں کے نیچے شور مچا رہے ہیں۔ بنوا آزاد خُمرے
رسول شاہی چار ابرو کی صفائی کئے ہوئے۔ اپنی اپنی سدا
کہہ رہے ہیں۔ کچھ راہ خدا دیجا تیرا بھلا ہوگا۔ بھلا کر بھلا
ہوگا۔ سوداکر نفع ہوگا۔ غنیمت جان لے بابا جو دم ہے
اللہ ہی اللہ ہے۔ کیا خوب سودا نقد ہے۔ اس ہاتھ دے
اس ہاتھ لے۔ رام رام کرلے نیچی۔ یہ کایا نہیں پاوے گا۔

کنکر چن چن محل بنایا مورکھ کہے گھر میرا۔ نا گھر میرا نا گھر تیرا
چڑیوں رین بسیرا رے۔ رام رنگ ہے اچھے بندے یہ کایا
نہیں پاوے گا۔ ماٹی اوڑھنا ماٹی بچھونا ماٹی کا سرہانا رے
ماٹی کا کلبوت بنا اس میں جیب سمایا رے۔ رام رام کرلے
اچھے بندے یہ کایا پھر نہیں پاوے گا۔ کہیں حسینی برہمن چادر
بچھائے بیٹھے کہہ رہے ہیں۔ عزیز و حقتعالے کبریا ہے۔
شرف جس نے پیمبر کو دیا ہے۔ لو اب تیسرا پہر ہوا۔ ادہر
شاہزادوں کی سواری۔ ادہر پنکھے کی تیاری ہونے لگی۔
شہر کے رئیس اور امیر و غریب اچھے اچھے رنگ برنگ کے
کپڑے پہن کر نئی سج دھج۔ نرالی نوٹ انوکھی وضع سے
اپنے اپنے کمروں پر آ بیٹھے۔ چھجوں کوٹھوں۔ چبوتروں
پر ہو بیٹھے۔ اَلو! وہ پہلے آتشباز قلعی گر زردوزوں کے
پنکھے نفیری بجتی ہوئی امیروں کے مکانوں کے نیچے ٹھیرتے
ٹھیراتے انعام لیتے لواتے۔ چلے آتے ہیں۔ اہاہا! دیکھنا!
وہ پھول والوں کے پنکھے کس دہوم سے آئے کیا بہار کے
پنکھے ہیں۔ آگے آگے پھولوں کی چھڑیاں تیراتے چھوٹتے
نفیری والے کس مزے سے۔ بھیرا میں گیا ہے مدمیں ہو رہی

چونری کون رنگا دے۔ پیر سادن آپوری۔ نفیری میں گاتے ٹھنکتے ٹھنکاتے روپے۔ رومتے چلے آتے ہیں۔ پیچھے شاہزادے ہاتھیوں پر سوار۔ آگے سپاہیوں کی قطار تاشہ مرفہ بجاتے ہوئے پیچھے خواصی میں مختار بیٹھے مورچھل کرتے ہوئے۔ نقیب چوبدار پکارتے ہوئے۔ صاحب عالم پناہ چلے آتے ہیں۔ انکے پیچھے اور امیر امراکے ہاتھی چلے آتے ہیں دیکھو رستے میں کھوے سے کھوا چھلتا ہے۔ آدمی آدمی پر گرتا ہی کوٹھے چھجے مکان بوجھ کے مارے ٹوٹے پڑتے ہیں۔ وہ میٹھی میٹھی پھوار۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور وہ نفیری کی بھینی بھینی آواز قہر توڑ رہی ہے۔ وہ سہانا سہانا جنگل۔ اور وہ آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ کیا گلزار ہو رہا ہے۔ اس دھوم دھام سے شام کو بادشاہی محلوں کے نیچے نیکھے آئے۔ شاہزادے ہاتھی پر سے اُتر کے اپنے کمروں پر آ بیٹھے۔ اور سب پیدل ہوگئے حضور جلو نوں میں اوپر بیٹھے ہیں۔ اب نفیری والوں کی سیر دیکھو! کیسی جان توڑ توڑ کر نفیری بجا رہے ہیں۔ خوب جے اوپر سے جھنا جھن اُن کی جھولیوں میں روپے پھینک رہے ہیں انعام لے لیکر رخصت ہوئے۔ نیکھے درگاہ میں جا کر چڑھائے

رات بھر ناچ رنگ کی محفلیں ہوئیں۔ ڈھولک۔ ستار۔ طنبورہ۔ طبلہ کھڑکتا رہا۔ صبح کو سونے چاندی کے چھلّے۔ انگوٹھیاں لئے۔ نونگے پوتھوں کے لچھے۔ موتیوں کے ہار انگوٹھیاں۔ شیشوں کے ہار۔ اور لال سبز۔ زرد۔ اُودے۔ پچرنگے۔ سُوت کے ڈورے پنکھیاں پراٹھے۔ پنیر۔ کھویا۔ یہاں کی سوغاتیں لے لوا چلنا شروع کیا۔ شام تک سب میلہ بھری ہو گیا۔ بادشاہ ساری برسات یہیں گزارینگے سیر وشکار۔ کُل سلطنت کے کاروبار سرانجام ہوتے رہینگے۔ دیکھو جو بیگماتیں سیر میں نہیں آئیں انھوں نے اپنے چھوٹوں کو قلاقند۔ موتی پاک۔ لڈو کی ہنڈیاں آٹے سے مُنہ بند کرکے چٹھیاں لگا اور بٹوؤں میں اشرفیاں روپے ڈال۔ چوبداروں اور خواصوں کے ساتھ بھینگیوں میں بھیجیں سب نے پانچ پانچ۔ چار چار۔ دو دو روپے چوبدار اور خواصوں کو انعام کے دیئے۔ اور اُنکے لئے سوغاتیں یہاں سے بھیجیں۔ لو صاحب پھول والوں کی سیر ہو چکی۔

بادشاہ کا جنازہ

قدیم سے یہ بات مشہور ہے کہ جو کوئی بادشاہ دم دیتا تھا تو اُسکے مرنے کی

خبر مشہور نہیں کرتے تھے۔ یہ کہدیتے تھے کہ آج گھی کا کُپّا لُنڈھ گیا۔ نہلا دُھلا کفنا کر چُپ چپاتے قلعہ کے تلاقی دروازے سے اُسکا جنازہ دفن کرنے بھیجدیتے تھے۔ نوبت نقارے اُلٹے اور کڑاہیاں چولھوں پر سے اتار دیتے تھے۔ سب رسمیں خوشی کی موقوف ہو جاتی تھیں۔ دوسرے بادشاہ کے تخت پر بیٹھتے ہی شادیانے بجنے لگے۔ سلامی کی توپیں چلنے لگیں۔ بعضے یہ بھی کہتے ہیں کہ بادشاہ کے جنازے کو تخت کے آگے لاکے رکھتے تھے۔ دوسرا بادشاہ جو کوئی ہوتا تہا اُسکے منہ پر پاؤں رکھکر تخت پر بیٹھا تھا۔ اکبر شاہ کے وقت سے یہ رسم موقوف ہو گئی تھی۔

ولیعہد کا جنازہ

دیکھو نالکی میں جنازے کا صندوق ہے۔ سر سے پاؤں تک تمامی نالکی پر لپٹی ہوئی ہے۔ بیٹے پوتے امیر امرا نالکی کے ساتھ ساتھ منہ پر رومال رکھے۔ آنکھوں سے آنسو زار و قطار بہاتے کس غم کی حالت میں ادب سے چلے جاتے ہیں۔ دیکھنے والوں کے دل بھرے آتے ہیں۔ کلیجے منہ کو آتے ہیں۔ آگے آگے خاصے

گھوڑے۔ سپاہیوں کے تُمن اُلٹی بندوقیں کندھوں پر رکھے تاشہ مرفہ اُلٹا کئے پیچھے ہاتھی۔ ہاتھیوں پر شیر مالیں۔ روپے اٹھنیاں، چونیاں۔ دوانیاں اور ٹکے خیرات کے رکھے ہوئے چلے آتے ہیں۔ سارے شہر کی خلقت دیکھنے کو امڈی چلی آتی ہے۔ عورت و مرد بے اختیار ڈاھڑیں مار مار کر روتے ہیں۔ جامع مسجد میں جنازہ آیا۔ حوض پر جنازے کی نالکی رکھی گئی۔ ہزاروں آدمی جمع ہوگئے۔ سب نے جنازے کی نماز پڑھی۔ وہاں سے شہر کے باہر جنازہ آیا۔ سب جلوس رخصت ہوا۔ خاص خاص لوگ جنازے کے ساتھ گئے۔ حضرت خواجہ صاحب کی درگاہ میں جنازہ دفن کیا۔ شیرمالیں۔ اٹھنیاں چوانیاں دوانیاں اور ٹکے محتاجوں کو بانٹے۔ خادموں کو روپے دیئے فاتحہ پڑھی۔ قبر پر دوشالہ ڈالا۔ ایک حافظ قرآن شریف پڑھنے کو۔ ایک پہرہ حفاظت کو مقرر کر کے سب رخصت ہوئے۔ بادشاہ کے ہاں سے برداشت اور حاضری کا معمول مرحمت ہوا۔

پھول

دیکھو! دوسرے یا تیسرے دن صبح کو پھولوں کی تیاری ہوئی
اچھے سے اچھا کھانا پک رہا ہے۔ ڈھیر سے الائچی دانے آئے۔
سب لوگ جمع ہوئے۔ ایک ایک سیپارہ قران شریف کا
سب نے پڑھ کے سارا قران پورا کیا۔ الائچی دانوں کے
ایک ایک دانے پر ملکے ستر ہزار دفعہ کلمہ پڑھا۔ پھر ختم ہوا
قران شریف اور کلموں کا ثواب مرحوم کی ارواح کو بخشا۔
الائچی دانے سب کو بٹ گئے۔ بہت سا کھانا اور جوڑہ دوشالہ
اللہ کے نام دیا۔ اپنے اپنے مقدور کے موافق عزیز اقربا
نے حاضری کے روپے دیے۔ دسترخوان بچھا۔ سب نے
کھانا کھایا۔ رخصت ہوئے۔

اندر محل میں بادشاہ لائے۔ بہو۔ بیٹوں۔ داماد۔
بیٹیوں کو سوگ اتروانے کے دوشالے۔ بیویوں کو زندسالے
مرحمت فرمائے۔ اُس وقت کا کہرام دیکھو۔ کلیجا پھٹا جاتا ہے۔
بے اختیار رونے کو جی چاہتا ہے۔ ہائے ان کی سب
اُمیدیں خاک میں مل گئیں۔ ساری حسرتیں دل کی دل
ہی میں رہ گئیں۔ حضور بھی آبدیدہ ہوئے۔ اور بہت
تسلی و تشفی کی۔ اور فرمایا۔ اما صبر کرو۔ صبر کرنے

پیٹنے سے کچھ حاصل نہیں۔ تقدیر الٰہی میں کسی کو دم مارنے
کی جائے نہیں۔ صبر کے سوا یہاں اور کچھ علاج نہیں۔
نویں دن دسویں کی فاتحہ۔ انیسویں دن بیسویں کی
فاتحہ ہوئی۔ ایک ایک جوڑا دوشالے سمیت اور
بہت سی باقرخانیاں اور میٹھے کی طشتریاں اللہ کے
نام دیں اور دو دو باقرخانیاں ایک ایک میٹھے کی طشتری
سب کو نام بنام تقسیم ہوئیں۔ آٹھ سات دن پہلے بانس
کی کھپچیوں کی کھانچیوں میں سات سات طرح کی مٹھائیاں
طشتریوں میں لگا بسے کے چھپے ہوئے لال جھنی کے کپنے
کس تورے پوش ڈال جھنگیوں میں لگا لگا کے چبداروں
کے ہاتھ نام بنام سب کے ہاں پہنچیں جب کھانچیاں
بٹ چکیں۔ چالیسویں کی تاریخ مقرر کرکے سفید کاغذ پر
رقعے لکھوا کنبے میں بھیجے۔ میر عمارت کو قبر کی تیاری کا
حکم ہوا۔ اُس نے پہلے قبر کا کڑا کھلوایا۔ گلاب کیوڑے
کے شیشے۔ اور عطر اندر ڈالکر اوپر پکی قبر بنوا۔ اوپر
سنگِ مرمر کا تعویذ کھڑا فرش لگا کے قبر تیار کر دی۔
انتالیسویں دن رات کو بہت سا کھانا پکا سب کنبے کے

لوگ اکھٹے ہوئے۔ دیکھو جس جائے انتقال ہوا وہاں
ایک کھانے کا تورہ۔ اور جوڑہ، دوشالہ جانماز۔ تسبیح۔
مسواک۔ کنگھا۔ جوتی کشتی میں لگا کے اور تانبے کے
برتن غوری رکابی طشتری۔ قفلی۔ بادیہ۔ کٹورہ۔ سفلدان۔
پتیلا۔ پتیلی۔ لگن۔ لگنی۔ سینی۔ چمچہ۔ کفگیر۔ تھالی۔ سرپوش۔
چلمچی۔ آفتابہ۔ بسندانی وغیرہ رکھے گئے۔ اور دو لال سبز
طوغیں سوا من چربی کی سرہانے روشن ہوئیں۔ رات بھر
رونا پیٹنا رہا۔ صبح کو سب قبر پر آئے۔ کمخابی شامیانہ
چاندی کی چوبوں پر قبر کے اوپر کھڑا ہوا۔ اُس کے گرد
پھولوں کا چھپر کھٹ بنا۔ بیچ میں کمخاب کا قبرپوش پھولوں
کی چادر ڈالی۔ سرہانے کھانے کا تورہ اور برتن رکھے۔
لوبان اگر روشن ہوا۔ جوڑہ قبر کو پہنایا۔ پائنتی جوتی
رکھی۔ زنانہ ہوا۔ بیگماتیں آئیں خوب روئیں پیٹیں۔
باہر ختم ہوا۔ الائچی دانے ختم کے سب کو بٹے پھر قوالی
ہوئی۔ قوالی کے بعد سب نے کھانا کھایا۔ اللہ کے نام ٹھوایا
تیسرے پہر کو پھر ختم ہوا۔ وہ تورہ جوڑہ برتن وغیرہ سب خادموں
کو دیئے۔ اپنے گھر آئے۔ سہ ماہی چھ ماہی کی فاتحہ وہی دسویں

بیسویں کی طرح ہوئیں۔ برسی کی فاتحہ میں تورہ جوڑہ برتن وغیرہ مرنے کی جائے نہیں رکھے گئے۔ اور نہ وہ طوغیں روشن ہوئیں باقی رسمیں چالیسویں کی طرح ہوئیں۔ پہلے سال جو مُردے کی فاتحہ ہوتی ہے اُسے برسی کہتے ہیں۔ اُسکے بعد پھر جو ہر سال برسویں دن فاتحہ ہوگی وہ ویسہ کہلاتا ہے۔ بزرگوں اور بادشاہوں کے ویسے کو عُرس کہتے ہیں



تقریظ

عالیجناب معلی القاب صاحبِ عالم و عالمیان شاہزادہ میرزا محمد سلیمان شاہ صاحب گورگانی سرپرستِ خاندانِ تیموریہ

میں نے اس کتاب موسوم بہ بزم آخر کو جس میں ہمارے دو آخری بزرگوں کا طریق معاشرت لکھا ہے ملاحظہ کیا۔ چونکہ یہ کتاب ہمارے قدیم متوسل منشی فیض الدین نے جو قلعہ میں پرورش پاکر چھوٹے سے بڑے ہوئے اور نیز صاحب عالم بہادر یعنی حضرت والد مغفور کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہے لکھی ہے۔ اس لئے میں تصدیق کرتا ہوں کہ جو کچھ اس میں لکھا گیا ہے وہ ٹھیک و درست ہے۔ موہنے صاحب مطبع ارمغان دہلی واقع ترکمان دروازہ کی فرمائش سے اس کتاب کو لکھا اور

نہایت دلچسپی کے ساتھ لکھا ہوا دستخط خاص شاہزادہ صاحب موصوف الصدر

اقبال دلہن شرفائے دہلی کی روزمرہ زندگی کی دلچسپ تصویر جسمیں مردوں اور عورتوں کی تعلیم شادی بیاہ وغیرہ کے رسوم۔ زن و شوہر کے تعلقات باہمی۔ تعددِ ازدواج کی خرابیاں اور بہ صورت لاولدی اُسکا جواز۔ سوکنوں کا برتاؤ ایک نہایت دلچسپ قصے کے پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں۔ ۳۲۸ صفحہ۔ قیمت

حسن معاشرت ایک اخلاقی ناول جسمیں پھوہڑ اور سلیقہ مند بیویوں کے حالات زندگی بالمقابلہ ایک نہایت دلچسپ و نتیجہ خیز اور نصیحت آمیز پیرایہ میں صرف مخدرات عصمت کیلئے لکھے گئے ہیں قیمت

اصلاح معیشت ابھی ابھی لکھی گئی ہے جسمیں ایک دلچسپ و پُر اثر قصّے کے پیرایہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ عورتیں ہی مردوں کے بگاڑنے اور سنوارنے والیاں ہیں۔ ۳۴۸ صفحہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

نظام الملک ... حسن قوم پرست ... سید ...